بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت آغاز سعادت انجام فرخندہ فرجام دیوان مفتی

دیوان مفتون

تصنیف شریف جناب افادت مآب حلیم مولانا مولوی حافظ صوفی ملک الشعرا رحامی الدین ابو الفضل محمد حشمت علی خانصاحب المتخلص بہ مفتون مکی مدنی فاسی شاذلی مرادآبادی قدس سرہ العزیز

در مطبع بدیا بھوشن مرادآباد باہتمام پسران طبع شد

ردیف	بسم اللہ الرحمن الرحیم	الف

قصیدہ

زیبِ سخن ہے وصفِ کلام اُس کلیم کا
کُن ایک حرف جسکے کلامِ قدیم کا

منبع ہزار چشمۂ خورشید و ماہ کا
ایک قطرہ اُسکے بحرِ جمالِ قدیم کا

بیچون و بیچگون ہے بے شبہ و بے نمون
کنجِ عدم مقام ہے اُسکے سہیم کا

بے مادہ بنا دئے عالم ہزارہا
ایک شمہ ہے یہ صنعِ خدائے حکیم کا

ہے شدتِ ظہور سے آنکھوں سے مختفی
بے پردگی ہی پردہ ہے حسنِ قدیم کا

کرتا ہے چارہ دلِ بیچارگان وہی
شافی ہے وہ ہر ایک علیل و سقیم کا

مطلع ثانی

یارب بیان ہو کیا ترے فیضِ عمیم کا
پروردگار ہے تو کریم و لئیم کا

محفوظ تیغ سے ہی رکھا ذبیح کو
برتر کیا کلام سے رتبہ کلیم کا

دیکھا جو بے کفیل تو از راہِ پرورش
دایہ صدف کو کر دیا دُرِّ یتیم کا

کافی ہے دو جہان کی مرادوں کے واسطے
اک قطرہ تیرے قلزمِ لطفِ عمیم کا

رحمت تری نہ ہوتی اگر رہبرِ جہان
چلتا کبھی پتا نہ رہِ مستقیم کا

سارے جہان کا مالک و مختار تو ہی ہے — خالق ہے تو ہر ایک جدید و قدیم کا
صرصر چاہے باد بہاری کا م لے — دے خاصۂ نسیم کو ریح عقیم کا
قطعہ
کسکو ہے تیرے حکم میں امکانِ دم زدن — ابرار کو بنائے جو طعمہ جحیم کا
اور مجھ سے روسیاہ کو دے خلد میں مقام — شایان اگرچہ ہووے عذاب مقیم کا
ایک شعلہ تیرے نارِ غضب کا سعیر ہے — ایک شمہ خلد گلشن فیضِ عمیم کا
سُن پائیں مژدہ سبقت رحمتی اگر — مٹ جائے حرف لوح خواطر سے بیم کا
اور گوش زد ہو حال تری قہر کا اگر — سمجھیں ملک بھی آپکو طعمہ جحیم کا
حقا کمال جہل و سفاہت کی ہے دلیل — دعوائے معرفت تری ذاتِ قدیم کا
واجب کی کنہ جاننا ممکن سے ہے محال — ممکن نہیں محیط ہو حادث قدیم کا
اوج ثنا میں بال و پر اپنے ہلا سکے — کیا حوصلہ ہے طائر عقل سلیم کا
علم و عمل پہ اپنے بھروسا نہیں مجھے — بس آسرا ہے فضل غفور الرحیم کا
امراض معصیت سے عطا کر شفا مجھے — تجھ بن طبیب کون ہے قلب سقیم کا

ردیف — الف

مضمون کو یا رب اپنی عنایت سے بخش دے
بز فضل کیا ٹھکانا ہے لیے سقیم کا

کیا ہو بیان منزلت و شانِ مصطفا — بامِ فلک ہے عتبۂ ایوانِ مصطفا
پائے اشارہ اطلس چرخ آپکا اگر — بنجائے آکے فرش شبستانِ مصطفا
دیکھے فلک پہ چڑھ کے بھی گر وہم فلسفی — آئے نظر عتبۂ ایوان مصطفا
لے نام بھی چمن کا نہ مرغ چمن کبھی — دیکھے اگر بہار گلستان مصطفا
کیسا ارم بہار دل آرائے ہشت خلد — ہے ایک شمۂ چمنستانِ مصطفا
ظلمت جہان سے کفر کی کافور ہو گئی — چمکا جو مہر عارض رخشان مصطفا
سرتاپا تجلی نور خدا ہیں وہ — ہمپایہ وجوب ہے امکان مصطفا

بقراط کیا کریگا بھلا اوسکی ہمسری
جب عقل کل ہے طفل دبستان مصطفا

آدم کو غم سے نوح کو طوفان سے دی نجات
کسپر نہیں ہے منت و احسان مصطفا

غرقاب انفعال ہیں کیوں دُر شاہوار
سن پائی کیا تجلی دندان مصطفا

ظلمت کا غم نہیں کہ چراغ لحد ہے پاس
یعنی تصور رخ رخشان مصطفا

کیا خوف ہمکو تابش خورشید حشر کا
سر پر ہے اپنے سایۂ دامان مصطفا

بیجا نہیں ہے ناز مجھے جسقدر کرون
اللہ نے کیا ہے ثنا خوان مصطفا

یارب کہاں وہ حشمت مفتون کو خواہش
حسن وجمال روئے درخشان مصطفا

وہ بلند ہے قصر عز و شان محمد کا
لامکان اوسنے سا ہے مکان محمد کا

عقل و وہم سے برتر ہے مقام پیغمبر
کون ہے بجز حق کے رتبہ دان محمد کا

وہ مقام اعلی ہے اوس جناب والا کا
عرش سے دو بالا ہے آستان محمد کا

سلطنت دو عالم کی دی ہے آپکو حق نے
یہ جہان محمد کا وہ جہان محمد کا

کیا بیان کروں اونکی عزت و جلالت کا
خود خدا ہے برتر ہے مدح خوان محمد کا

یکہ تاز میدان حسن و دلبری ہیں وہ
کون ہے دو عالم میں ہمعنان محمد کا

چتر مہر زرین کو کیا کریگے وہ لیکر
ابر رحمت حق ہے سائبان محمد کا

ایک کمینہ چاکر ہے اونکی فوج کا جوزا
ہے غلام ہندوئے آسمان محمد کا

باغبان حضرت ہے جسکو کہتے ہیں رضوان
اور گلشن سینو بوستان محمد کا

شکر اسکا اے مفتون کسطرح بجالاؤن
حق نے جو کیا مجکو مدح خوان محمد کا

عکس پڑ جائے جو اوس چہرۂ نورانی کا
آئینہ مطلع ہے مہر درخشانی کا

وصف سن پایا ہے کیا اُس لب رمانی کا
خون کیوں ہوگیا دل لعل بدخشانی کا

ہے ثنا گر کعب حضرت کی درفشانی کا
دعوی زیبا ہے مرے خامہ کو غیسانی کا

کون کہتا ہے کہ ہے اس لب جان بخش پہ مل
ہے نگہبان حبشی چشمہ حیوانی کا

ہے مگر شیفتہ زلف پیمبر سنبل
ورنہ پھر کیا ہے سبب اسکی پریشانی کا

ننگ ہے انکے گداؤں کو شہنشاہی سے
اور ہر چیونٹی مین پرتو ہے سلیمانی کا

ہے وہ ہیبت سگ شہر کی کہ جسکے آگے
آب ہوتا ہے جگر شیر نیستانی کا

ملک جمشید کو کیا خاک مین ڈالے لیکر
رتبہ ملجائے جسے آپ کی دربانی کا

حال آئندہ بتا دیتی تھی وہ ای مفتون
ملکہ تھا مگر اونکو خط پیشانی کا

ہوں مدح سرا بادشہ کون مکان کا
ای صل علی رتبہ مرے نطق و بیان کا

ہے پیر فلک خادم دیرینہ انہین کا
دربان ہے جبریل امین جنکے ایوان کا

پہنچے شب معراج وہان سید عالم
ممکن نہین پرواز جہان مرغ گمان کا

اعجاز توانائی دکھائین جو شہ دین
ایک چیونٹی ابھی پھیر دے منہ پیلدمان کا

اوس قامت دلکش کا اگر دیکھلے جلوہ
سب زعم نکلجائے ابھی سرو روان کا

یا رخ رنگین مین کسی بھاتی ہے گلگشت
کرتی ہے رگ برگ سمن کام سنان کا

پیشانی انور کہ ہے رشک مہ کامل
آئینہ ہے انوار خداوند جہان کا

بازو ہے کہ بازو ہے در کعبہ ایمان
سینہ ہے کہ گنجینہ ہے اسرار نہان کا

وہ موے میان تار نگہ سے بھی ہے نازک
کیسی رگ گل رشتہ باریک کہان کا

خاک اوس کف پا کی ہو جو رضوان کو میسر
گلگونہ بنائے رخ حوران جنان کا

پیدا ہوے جسدن ہی وہ محبوب الٰہی
بازار ہوا سرد حسینان جہان کا

ای سرور دین ایک نظر لطف کہ تم بن
کوئی نہین اس خستۂ بے نام و نشان کا

ہی تصور دل مین کس شمشاد سرافراز کا
جلوہ بہاتا ہی نہین آنکہون مین سرناز کا

کسطرح ہوتا بہلا اون مظہر حق کا نظیر
ہی وہ حسن پاک پرتو حسن بے انباز کا

لامکان اونکے مکان ہی اُس سے کیونکر ہو تمیز
اطلس گردون لقب ہی جنکی پا انداز کا

خادم خدام حضرت ہی یہہ نہ فلک
نام ہے مریخ بہی ایک اونکی برق انداز کا

کر دیا سوکہی درختون کو دعا سی بارور
ایک شمہ ہی یہہ اونکے گلشن اعجاز کا

ہی پسینا آپکا خجلت دہ عطر سمن
اور اثر آب دہن مین شربت اعجاز کا

کون رشک گل ہوا گلگشت فرما جو چمن
بنگیا گنج شہیدان کشتگان ناز کا

کود جاے پشتہ گردون براق مصطفا
گر ذرا پائی اشارہ حرکت مہماز کا

شیفتہ ہو لحن داودی صریر کلک پر
گر لکہون کچہ وصف اونکی شوخی آواز کا

شاہباز عقل کل عاجز ہی اوج نعت سے
کیا کرے مرغ طبیعت حوصلہ پرواز کا

ردیف	آجتک پیدا ہو مضمون نہووےگا کبہی اس ادا و حسن کا اس شیوہ و انداز کا	الف

لکہتا ہون وصف کس رخ زینت سرشت کا
ہی گلزمین شعر نمونہ بہشت کا

ہر سنگریزہ وہانکا درخشان ہی لعل سی
یاقوت رونما ہے مدینہ کی خشت کا

زینت دہ چمن ہون جو فصل خزان مین آپ
جلوہ ہو مہرگان مین اردی بہشت کا

چاہین خدا سے گر وہ شہنشاہ دین پنا
اوٹہ جائی نام خلق سے دیر و کنشت کا

کیا خوش نصیب اہل مدینہ کہ رات دن
کرتے ہین زندگی مین تماشا بہشت کا

ٹوٹا سا ایک کہنڈل ہی ارم اسکے سامنی
کاخ نبی نمونہ ہے قصر بہشت کا

ردیف	مضمون مین اور نعت شہنشاہ دین پنا قربان کسطرح نہون اس سرنوشت کا	الف

ذرہ ہی بارگاہ رسالت مآب کا
کیون ہو نہ آسمان پہ دماغ آفتاب کا

اوٹھ جاے اونکے رخ سے جو گوشہ نقاب کا
عالم ہو تیرہ شب مین شب ماہتاب کا

ہوتا ہی اونکے قامت و عارض سے یہ گمان
سرو سہی مین پہول کہلا ہی گلاب کا

روے منیر ابروے خمدار کے تلے
گویا مقام قوس مین ہی آفتاب کا

ابرو کہ زیب مطلع دیوان حسن ہی
خال سیہ کہ نقطہ ہی یہ انتخاب کا

گیسوے مشکبار مین وہ عارض منیر
جلوہ سیاہ ابر مین ہی آفتاب کا

دیباچہ ہے جو چہرہ تو وہ گیسوی دراز
شیرازہ ہی وجود جہان کی کتاب کا

نقطہ مین گر کواکب روشن تو آفتاب
سادہ ورق ہی حسن نبی کی کتاب کا

دہوے اگر غسالۂ پای نبی سے منہ
چہٹ جاے داغ ناصیۂ آفتاب کا

لطف حبیب حق ہی وہ دریاے بیکران
چرخ اثیر نام ہے جسکے حباب کا

بخشش ہی اونکی ظل عنایات ایزدی
اور قہر ہے نمونہ خدا کے عذاب کا

ساغر کو پہینکدیوے ابہی لالہ ہاتھ سے
سن پاے شور اونکو اگر احتساب کا

آوازۂ شجاعت حضرت اگر سنین
پہٹ جای زہرہ رستم و افراسیاب کا

حصن حصین چرخ کو کردالین پائمال
حکم اونکا گر مہد ہو سواران آب کا

طوفان نوح سے بہی نہ پہنچے اوسے گزند
چاہین اگر ثبات وہ قصر حباب کا

روباہ طیبہ شیر فلک سے دلیر تر
یوزو ببر لقب ہے وہان کے کلاب کا

ہر چیز کا وہان کی سعادت سے ہے خمیر
ظل ہما ہے سایہ وہان کے غراب کا

الف	مفتوں مجہی نہیں ہے خطر روز باز پرس مولی مرا شفیع ہے روز حساب کا	ردیف

جو دیکہی ایک جلوہ اونکے حسن فزا فزونکا
تعلق منقطع ہو مکلیم لیلی سے مجنونکا

دکہا دی یا الہی حسن اوس خسار گلگونکا
کہ تیغ حسرت دیدار سے دل تشنہ ہی خونکا

نظیر اوس سرور کونین کا ہو کسطرح ممکن
کہ ہی وہ حسن عالمگیر سر تو حسن بیچونکا

نہو کیون دیدۂ خورشید حیران دیدنی سے
جبین مصطفا آئینہ ہے انوار بیچون کا

صنوبر بھی تو ہی حسرت سی ایک سکتہ کو عالم
نہین پابند الفت سرو ہی اس قد موزون کا

سخاوت آپکی وہم و گمان مین آ نہین سکتی
سمانا کوزہ مین ممکن نہین دریائی جیحون کا

ذرا سوچو تو ہی مرکوب کس سلطان عالم کا
بجا ہے رقص کرنا نازسی بختی گردون کا

وہ فیض علم ہے حضرت کا دار العلم یثرب مین
کہ وہان کا طفل ابجد خوان معلم ہے فلاطون کا

وہ رشک طور تو ہی غیرت وادی ایمن ہی
نہ پوچھو حال کچھ مجھسے وہان کے نکلے کو وہ و ہامون کا

جو وہ کان ملاحت ایک نگاہ تیز سے دیکھین
تو خود بنجائی سرکہ خوف سی صہبائی گلگون کا

لکھے تو مدح ممدوح الٰہی کا کوئی مضمون
ذرا دیکھین تو ہم ہی حوصلہ منشی گردون کا

غنیمت گن ملو گر ایک ہی لاکہ محنت سی
کہ عیش جاودانی مول ہی صرف ایک کہنونکا

نہ آنا اسکی تہکنڈون مین ای مفتون کبھی ہرگز
کہ نفس حیلہ گر استاد ہی شیطان ملعون کا

ہون ثنا پرداز کسکی حسن عالمگیر کا
مرکز خوبی ہے ہر نقطہ مری تحریر کا

کیا بیان ہو شاہ دین کی عزت و توقیر کا
خود و بیر عقل قائل ہی بیان تقصیر کا

آپ جو ارشاد فرماوین وہ ٹل سکتا نہین
ہی مگر تدبیر اونکی آئینہ تقدیر کا

کیا مین دیوانہ ہون جو آتش سے نسبت دون انہین
ایک اشارہ کام کرتا ہی یہان سو تیر کا

ہی وہ سرعت توسن شہ کی کہ جسکی سامنے
رخش گردون حکم رکہتا ہے حمار پیر کا

خود رگ و پے جان بنجائین بہائم کی ہی
شوق ہو گر سرور کونین کو نخچیر کا

اللہ اللہ گلشن شاداب یثرب کی بہار
سبزہ خودرو مین بہی جلوہ ہی سو کشمیر کا

ہی ہر ایک چشمہ وہان مصداق نہر من لبن
اور کا ہی اوسکی رکہتی ہی مزا ہر شیر کا

ہی گرفتار خودی جو عشق سے آزاد ہے
ہی وہی آزاد جو قیدی ہی اس زنجیر کا

منتقش ہی شکل جانان دیدۂ پر آب مین
سیکھ لیو کر ہمسے کوئی کہینچنا تصویر کا

بعض بیجا ہے حسب پندار اہلِ عقل کو
مرتبہ نجم سے بالا ہو گیا قطمیر کا

قدر پستی و بلندی پر نہین ہی منحصر
رتبہ بالا ہے زحل سے ماہِ پر تنویر کا

ایک نگاہ لطف شاہا از سرِ فیضِ عمیم
آپ بن کوئی نہین ہر حشمت دلگیر کا

کچھ وصف شہِ کون و مکان ہو نہین سکتا
وہ رتبہ ہی انکا کہ بیان ہو نہین سکتا

پرواز کرے روح صفاتِ نبوی مین
یہ حوصلۂ مرغ گمان ہو نہین سکتا

لکہے کوئی تا عمر اگر آپ کی تعریف
ایک وصف بہی ادنی سا بیان ہو نہین سکتا

کہہ سکتا ہے کون انکو بہلا یوسفِ ثانی
خورشید پہ ذرہ کا گمان ہو نہین سکتا

وہ ہی قد بالا ہے نبی جسکے مقابل
شمشاد ہی کیا سروِ جنان ہو نہین سکتا

بے آپکے اسے واسطۂ فیضِ الٰہی
کچھ فیض بیان اور دہان ہو نہین سکتا

پہونچے شبِ معراج وہان جسم زمین
جسجا گذرِ وہم و گمان ہو نہین سکتا

روشن نہو گر پرتوۂ نور سے اونکے
پر نور کبہی آئینہ جان ہو نہین سکتا

پیدا کیا امت مین کفیلِ دو جہان کی
کچھ شکر خدا ہمسے بیان ہو نہین سکتا

ہے دین نبی وہ چمنِ خرم و دلکش
جو دست کش باد خزان ہو نہین سکتا

آزردہ نہو طعنۂ حساد سے مضمون
خورشید تہِ خاک نہان ہو نہین سکتا

وہ رشک باغ مینو ہی بہارستان مدینہ کا
گل خورشید ہی خود رو گل خندان مدینہ کا

پشیمان ہو دہی زاہد آرزوئے باغ رضوان سے
اگر دیکہے تماشائے گل و ریحان مدینہ کا

جہاں مین آنکر کیا دیکہا اس برگشتہ اختر نے
ندیکہا جسنے آنکہون سے بہارستان مدینہ کا

جواہر کوڑیون کے مول بہی لیتا نہین کوئی
کہ ہے ہر سنگریزہ گوہرِ غلطان مدینہ کا

نہو کیونکر حال انکو اغنیا کی شان شوکت کا
سکندر ہے گدائے بے سر و سامان مدینہ کا

ہوئے جب روز سے وہ نیر خوبی ضیا گستر
ہے رشک مہر و مہ ہر ذرہ تابان مدینہ کا

ہنوز تا مانی و بہزاد کو دعوائی نقاشی
کبھی گر دیکھہ پاتے وہ نگارستان مدینہ کا

نہین ہی وجہ گردش پیر گردون جوش الفت ہی
ہمیشہ ہوتا ہی سو جان سی قربان مدینہ کا

ندو یونان سے تشبیہ دار العلم یثرب کو
کہ ہے رشک فلاطون طفل ابجد خوان مدینہ کا

ہوئی پوری خدا کے فضل سی ہر آرزو میری
رہا باقی اگر دل مین تو ارمان مدینہ کا

عجب کیا ہی ملے باغ ارم انعام مین اسکو
کہ اک مدت سی ہے مضمون ستایشخوان مدینہ کا

نزہت آباد ہے یثرب کا گلستان ایسا
کہ نہ ہوویگا زمانہ مین گلستان ایسا

ہے جو کچھ سبزہ بیگانہ یثرب مین بہار
جلوہ رکھتی مین کہان سنبل و ریحان ایسا

چمن آرا نہ اگر ہوتی مدینہ کی ہوا
نام پاتا نہ کبھی گلشن رضوان ایسا

کہتے ہین خاک نشینان در سرور دین
سمجھا ہوگا نہ اورنگ سلیمان ایسا

دیکھتا حسن رخ شاہ اگر اک نظر
ہوتا جامے سے نہ باہر گل خندان ایسا

یونہین جو ہین شب معراج تعجب سی ہم
ہم نے دیکھا نہ سنا دلبر جانان ایسا

گرچہ ہنگامہ تن چشم فلک نے ہر سو
ڈھونڈا عالم مین نہ پایا شہ خوبان ایسا

کئے حضرت نے وہ الطاف و کرم امت پر
نکیگا کوئی اولاد پہ احسان ایسا

گر نہ وہ رہبر حق راہ نمائی کرتے
پہنچنا ہوتا نہ فردوس مین آسان ایسا

نہ رہی غیر خدا اپنی خودی کی بھی خبر
کر دے یارب ہمے محو مے عرفان ایسا

پہنچ جاوے وہ حضرت پہ رسولان صفت
غیب سی کر دے الہی کوئی سامان ایسا

بے پردہ جب وہ رخ رخشان نظر آیا
لاریب اسی جلوہ یزدان نظر آیا

گیسو مین جو وہ عارض تابان نظر آیا
شب قدر مین ایک مہر درخشان نظر آیا

جسدم کہ کیا سرورِ عالم نے تبسم — یاقوتِ یمن مین دُرِ غلطان نظر آیا
دیکھا خطِ شکین مین دہن آپکا جسنے — ظلمت مین اُسے چشمۂ حیوان نظر آیا
اوس قامتِ موزون پہ جو گیسو ہی معنبر — شمشاد پہ پہیلا ہوا ریحان نظر آیا
دیکھا جو ذرا غور سے اُس زلفِ دوتا کو — شیرازۂ مجموعۂ امکان نظر آیا
کی زیبِ بدن آپنے جب بردِ یمانی — آغوشِ شفق مین مہِ تابان نظر آیا
ہین گرچہ بہت دلبرِ طناز ولیکن — تمسا نہ کوئی اے شہِ خوبان نظر آیا
کتنا ہی کیا سر کو بلند اپنے فلک نے — ہرگز نہ اُسے آپکا ایوان نظر آیا
مدت سے ثنا کرتے تہی جس جا کی شہرت — دیکھا تو مدینہ کا بیابان نظر آیا

مضمون کیطرح جسنے کیا غور و تامل
عالم اُسے اک خوابِ پریشان نظر آیا

گلِ بستانِ ازل ہی رخِ رخشان انکا — سنبلِ باغِ ابد عنبرِ لرزان اونکا
نام لیتے نہ کبہی چشمۂ حیوانی کا — دیکہتے خضر اگر چاہِ زنخدان اونکا
کچہ شقائق ہی جگر سوختۂ عشق نہین — رکہتا ہی داغِ محبت مہِ تابان اونکا
کوئی گل بوٹا نہوتا چمنِ عالم مین — جلوہ کرتا نہ اگر سروِ خرامان اونکا
سو جب کون و مکان رحمتِ عالم ہین وہ — کون ہی خلق مین جسپر نہین احسان اونکا
قطرہ قطرہ کو کرے منبعِ صد بحرِ محیط — جوش پر آئے اگر قلزمِ احسان اونکا
مستفید اونسے جن و انس و ملائک ہی نہین — عقلِ اول ہی تو ہی طفلِ دبستان اونکا
کہکشان تنگ ہے صبح تو مہِ نو ہی رکاب — ابر زین پوش فلک توسنِ یکران اونکا
ہین کمالاتِ نبی وہم و گمان سے برتر — کیا لکہے وصف بہلا کوئی سخندان اونکا
سخت دشوار ہے طوفانِ ضلالت سے نجات — ناخدا ہو نہ اگر لطفِ نمایان اونکا
ایک خورشیدِ قیامت نہین سو ہون کیا غم — ہو اگر سر پہ وہان دامنِ احسان اونکا

ظلمتِ قبر سے کیا خوف ہے اے مفتون
شمع روشن ہے خیالِ رخِ رخشان اونکا

کوچہ سلطان دین جسکا وطن ہوگیا
جیتے ہی جی ساکن باغ عدن ہوگیا

جیسے ہوئے جلوہ گر وہ سہی سروِ قدم
وادی طیبہ تمام رشکِ عدن ہوگیا

سرمہ چشم دل اہلِ نظر بنگیا
جو کوئی خاکِ درِ شاہ زمن ہوگیا

کس رخ گلرنگ جلوہ نما ہے خیال
ساحتِ دل غیرتِ صحنِ چمن ہوگیا

لکھا جو کچھ آپکے قامتِ بالا کا وصف
مصرع موزون مرا سروِ چمن ہوگیا

ذائقہ زندگی ہوگیا حاصل اُسے
جسکو نصیب آپکا آبِ دہن ہوگیا

رکھا نہ جس شخص نے اونکی قدم پر قدم
راستہ اللہ کا اوسکو کٹھن ہوگیا

آگیا کچھ اور ہی میرے سخن مین مزہ
جبسے کہ وصفِ نبی زیبِ دہن ہوگیا

ملگئی مفتون اوسے سلطنتِ سروری
جو کہ غلامِ درِ شاہ زمن ہوگیا

عشق حضرت جسکا ایمان ہوگیا
بس وہی پکا مسلمان ہوگیا

روئے حضرت کی تجلی دیکھکر
دیدۂ خورشید حیران ہوگیا

اوس لبِ گلگون کی تیغ رشک سے
غرقِ خون لعلِ بدخشان ہوگیا

کس بہارِ حسن کا آیا خیال
سینہ رشکِ باغِ رضوان ہوگیا

اوس گلِ باغ قدم کے حسن سے
رشک گلشن دشتِ امکان ہوگیا

کس رخِ پرنور کی لکھی ثنا
مطلعِ خورشید دیوان ہوگیا

قدِ حضرت دیکھکر سروِ جنان
اپنے دعوی سے پشیمان ہوگیا

ہوگئی کافور ظلمت کفر کی
جب وہ مہرِ دین درخشان ہوگیا

چمکا جب یثرب مین وہ مہرِ جمال
ذرہ ذرہ ماہ تابان ہوگیا

رہنمائے شہِ دین کے طفیل
راستہ جنت کا آسان ہوگیا

ہو جسے سنگِ درِ حضرت نصیب
وارثِ تختِ سلیمان ہوگیا

جسکو یثرب کی گدائی مل گئی
غیرتِ فغفور و خاقان ہوگیا

ذکرِ حق سے جو کوئی منکر ہوا
ملحد و زندیق و شیطان ہوگیا

ہون ثناخوانِ شفیع المذنبین
مغفرت کا میری سامان ہوگیا

پائی رفعت اوسنے مفتون کیطرح
جو غبارِ راہِ سلطان ہوگیا

زلفِ نبی کا جو کوئی دیوانہ بنگیا
سچ پوچھئے تو عاقل و فرزانہ بنگیا

لاتا ہے کب خیال مین وہ شمعِ مہر کو
شمعِ رخِ نبی کا جو پروانہ بنگیا

نرگس فدائے چشم تو عارض پہ گل نثار
سنبل شمیمِ زلف پہ دیوانہ بنگیا

نکلا جو اشک اوس درِ دندان کی یاد مین
گرتے ہی گرتے گوہرِ یکدانہ بنگیا

کیون جھومتا ہے وجد مین شمشاد آبدن
کس سروقد کے عشق مین مستانہ بنگیا

کس غیرتِ پری کے ہین مضمون بھرے ہوئے
قصرِ دماغ رشکِ پریخانہ بنگیا

عشق اونکا ماہ پر نہین موقوف مہر بھی
شوق ہی وصال مین پیمانہ بنگیا

رکھتا ہے افتخار وہ گلہائے ناز پر
یثرب کا جو کہ سبزۂ بیگانہ بنگیا

پاتا نجات رنج و کم و کاست سے قمر
کوچے نبی کا کس لئے ذرہ نہ بنگیا

قبضہ کیا ہے وہم و خیالات نفس نے
ہیہات کعبہ دل کا صنمخانہ بنگیا

مفتون ہر طرح کفِ حضرت مین آنکر
وہ قطرہ کونسا ہے کہ دریا نہ بنگیا

جو شیفتہ ہے بوئے گیسوئے عنبرین کا
لاتا ہے کب نظر مین وہ عطر یاسمین کا

وصفِ جمال لکھون اوس پائے نازنین کا
گر ہو نصیب صفحہ رخسارِ حورِ عین کا

وہ مہرِ جبین اتنا نازان ہی پیرِ گردون
ایک پرتوہ ہی اونکے آئینۂ جبین کا

نکہت اوسکی گیسو نکی مشکِ ختا گلشن
خلدِ برین ہی شمہ جن زلفِ عنبرین کا

وہ قد کہ راستی مین ہی غیرتِ صنوبر
سروِ سہی ہے گویا بستانسرائے دین کا

اللہ رے بلندی ایوانِ مصطفےٰ کی
بامِ فلک ہی زینہ اُس قصرِ دلنشین کا

عرشِ برین سی برتر ہی جاہ و منزلت مین
کیا پوچھتی ہو رتبہ یثرب کی گلزمین کا

قیصر لقب ہی جنکا اونکی سے چاکر نکلا
حاتم ہے نام اونکے خرمن کے خوشہ چین کا

نفسِ لعین نے ہمکو دونون جہانسی کہویا
یارب کہان سی نکلا یہ سانپ آستین کا

وقتِ شفاعت اسکو بہت بہولنا خدارا
تم بن نہین ہی کوئی اس حشمتِ حزین کا

حسن مین آپکا ہمسا نہ دیکھا نہ سنا
یہ جمال اور یہ انداز نہ دیکھا نہ سنا

ہوئی محبوب ہزارون مگر اُسکی مانند
عالمِ حسن مین ممتاز نہ دیکھا نہ سنا

دیکھکر آپکو حورون نے تعجب سے کہا
ہمنے یہ عشوہ و انداز نہ دیکھا نہ سنا

خوشخرامی مین قدِ سرورِ عالم کی طرح
سہی سروِ چمنِ ناز نہ دیکھا نہ سنا

تھی بہت حضرتِ داؤد بہی خوش لہجہ مگر
ایسا کوئی خوش آواز نہ دیکھا نہ سنا

معجزے اور بہی نبیون نے دکھائے لیکن
کہین حضرت کا سا اعجاز نہ دیکھا نہ سنا

بھید سب کہول دیئے آپکے دلپر حق نے
ایسا اللہ کا ہمراز نہ دیکھا نہ سنا

مرگئی دردِ جدائی سے بلالِ محزون
ایسا ہی عاشقِ جانباز نہ دیکھا نہ سنا

ہین ثناخوانِ نبی گرچہ بہت اے مفتون
پر کہین تیرا سا انداز نہ دیکھا نہ سنا

گر ذرۂ مدینہ پرتو فگن نہوتا
روشن کبھی چراغِ چرخِ کہن نہوتا

ہوتی نہ دفع ہرگز تاریکیِ ضلالت
دنیا مین گر ظہورِ شاہِ زمن نہوتا

رنگین اگر نہوتا عکس لب نبی سے
یون نامور جہان مین لعل یمن نہوتا

شرمندہ گر نہوتا دندان مصطفیٰ سے
لطف صدف مین پنہان دُرِّ عدن نہوتا

گر سیکہتا نہ اونکے قامت سی خوش خرامی
ممتاز دلکشی مین سرو چمن نہوتا

مجہسی سیاہ رو کا پہرتا کہان ٹہکانا
گر دستگیر لطف شاہ زمن نہوتا

کیون ہوتا پائمال تیغ جور خزان گل تر
روتے پہ بلبلون کے گر خندہ زن نہوتا

ہوتے جو کچہ خوشی کی امید اسمین
پہلی زمین نیلا چرخ کہن نہوتا

ہوتا نہ شاعرون پر یہ افتخار حاصل
مفتون جو مدح سنج شاہ زمن نہوتا

گر رقم وصف رخ خیر البشر ہوجائیگا
مطلع رشک مطلع شمس و قمر ہوجائیگا

پڑ گیا پرتو اگر اوس آفتاب حسن کا
ذرہ ذرہ رو کش شمس و قمر ہوجائیگا

الفت ابرو کی حضرت مین مریگا جو کوئی
آب تیغ مرگ اوسی آب خضر ہوجائیگا

گوہر دندان حضرت کا لکہون مضمون اگر
مصرع مصرع غیرت سلک گہر ہوجائیگا

ابر لطف سرور دین کا گذر ہو جسطرف
نخل خشک سوختہ تک پُر ثمر ہوجائیگا

آپکے جہنڈے کے نیچے ملگئی جسکو پناہ
تابش خورشید محشر سی نڈر ہوجائیگا

گر وہ رشک ماہ یکشب جلوہ آرائی کریں
کلبۂ غم میرا اختر گاہ قمر ہوجائیگا

باغ طیبہ یاد آجاویگا گر عشاق کو
گلشن خلد برین انکو سقر ہوجائیگا

وہ شجاعت ہی سگ یثرب کی جسکو دیکہکر
پانی پانی شیر گردون کا جگر ہوجائیگا

ہی یقین قطمیر کی مانند حضرت کی طفیل
مجہسی عاصی کا بہی جنت مین گذر ہوجائیگا

گر سفر کرنا ہی یثرب کو کرا ہی مفتون شتاب
ورنہ دنیا سی کوئی دنمین سفر ہوجائیگا

خدا کا شکر وہ عالی مقام ہے میرا
کہ نام واصف خیر الانام ہے میرا

ثنا طراز ہون اللہ کے پیارے کا
ہر اہلِ دین کو پیارا کلام ہے میرا

نہ پہونچی برق درخشان ہی گرد کو جسکے
سمندِ فکر وہ برتر خرام ہے میرا

خلیل و موسی و عیسیٰ ہین مقتدی جسکے
وہ پیشوائی دو عالم امام ہے میرا

الہی خاتمہ ہو الفتِ پیمبر مین
یہی وظیفۂ لبِ صبح و شام ہے میرا

اگر مدینہ کو جائے صبا تو حضرت سے
سلام کہیو یہی تجھسے کام ہے میرا

خوشا نصیب جو وہ میری حق مین فرمائین
کہ یہ ہی ایک کمینہ غلام ہے میرا

رہون نہ خانہ بدوش کسطرح مین کیونکر
کہ چند روزہ جہان مین قیام ہے میرا

مدام ساقی کوثر کی فیض سے مفتون
مئی مراد سے سرشار جام ہے میرا

وہ اوج بیکران ہی آپکی دیوانخانہ کا
کہ نام لامکان ہی اوسکے آستانہ کا

صدائی کوس ہمیشہ ہی جسکو رعد کہتی ہین
ہی ایک نقارہ گردون آپکی نقارخانہ کا

غلام اوسکے سرِ چرخ کو ٹہکرا دین ٹہوکر سی
شرف رکہتا ہی شاہون پر گدا اوس آستانہ کا

ہزارون بہتر اس سی آپکی موکب مین چلتی ہین
ہی اک پیل دمان گردون ہی انکی پیلخانہ کا

فلک سی خوشنما لاکہون نصب ہو جائین یکدم ہر
اگر ہو شوق حضرت کو مرصع شامیانہ کا

نہو کیون مرتبہ جبریل کا برتر ملائک مین
کہ ہی جاروب کش خاص آپکی دیوانخانہ کا

نہوتی دین کی دنیا مین ایسی گرم بازاری
نہوتا مہتمم تمسا اگر اس کارخانہ کا

کہینگی نفسی نفسی حشر مین آدم سی تا عیسی
نہوگا حوصلہ تم بن کسیکو بخشوانی کا

کہن طشت مین جام فلک پوش ہی جسکا
ہی ایک چھوٹا سا برتن آپکی مہمانخانہ کا

گلستان مدینہ کی پہلون مین ہی وہ شیرینی
مزہ ہی دانۂ انگور مین انگور دانہ کا

نبشر کیا دل پری سی اکی نظر مین جبین بتی
وہ شیدہ نرگس طیبہ مین ہی لگی لبہانی کا

نہین ہی رشک گلہای مدینہ سی اگر انکو
تو کیا باعث ہی گلشن مین گلونکو خار کہانی کا

بجا ہی ناز مجکو عندلیب باغ طیبہ ہون
لقب ہی طوطی سدرہ مری ہم آشیانہ کا

لڑی چشم حزین سی آنسوونکی بندجاتی ہی
تصور دل مین جب آتا ہے انکو مسکرانے کا

بفرط شادمانی پہول کیون جامسی باہر مین
سنا ہی مژدہ شاید آپکے تشریف لانے کا

چلی جاتی ہین صدہا قافلہ ہر سال یثرب کو
اشارہ دیکہیے ہوتا ہی کب میری بلانے کا

خلاصی بے وسیلہ آپکے ممکن نہین مفتون
کیا ہے حق نے مختار آپکو اس کارخانہ کا

خادم خاص ہون در شاہ ملک سپاہ کا
گلشن خلد نام ہے جنکی تماشاگاہ کا

اُس رخ رشک مہر سے جلوہ خط سیاہ کا
رشک فزا ہی حسن مین خرمن مہر ماہ کا

دیکہے شوق ہو جسے جلوہ حسن لم یزل
ہی وہ جمال آئینہ پرتوہ اله کا

کیا ہو بیان نعت کو شکل شان مصطفٰے
چہوٹا سا خیمہ ہی فلک آپ کی بارگاہ کا

دولت پابوس سے اونکو شرف پذیر ہی
کم نہین رتبہ عرش سے آپکے فرش راہ کا

مثل چراغ مردہ ہی سامنے جسکے مہر و مہ
ہی وہ فروغ آپکے ذرہ بارگاہ کا

چاہتے ہو مشاہدہ عالم روح کا اگر
کحل بصر بنائیے آپکی گرد راہ کا

ہی جو وہ غیرت قمر جلوہ نما ہی چشم تر
رشک خط شعاع ہی رشتہ مری نگاہ کا

لاتا ہی کب خیال مین نرگس باغ خلد کو
جو کوئی شیفتہ ہی اس ناز بہری نگاہ کا

پائے ادب سے کسطرح چشم حیا اُٹہاؤ نہین
بار گران ہی بیکران سر پہ مری گناہ کا

از سر لطف یکنظر کیجئے اوسکے حال پر
کون ہی آپکے سوا حشمت روسیاہ کا

کسنے شراب عشق کا ساغر پلا دیا
دنیا و دین کے رنج والم سے چہٹا دیا

کس گل کے وصل کا مجہے مژدہ سنا دیا
گل کیطرح جو غنچہ دلکو کہلا دیا

کسنے نقاب چہرہ سے اپنے اوٹہا دیا
آئینہ وار خلق کو حیران بنا دیا

کسکا خیال روی دل آرا ہی دلنشین
سرتا بپا جو محو تماشا بنا دیا

نظارہ تجلی دندان شاہ نے
تار نظر کو رشتہ گوہر بنا دیا

وقت خرام عکس کف پا سی آپ نے
ذرون کو آفتاب درخشان بنا دیا

گلشن مین جب کیا قد سلطان دین کا وصف
شمشاد نے سر اپنا حیا سی جھکا دیا

اس خاکدان غم مین ہوا کون جلوہ گر
ظلمت کدہ کو وادی ایمن بنا دیا

جیسی ہے نور مہر دلیل وجود مہر
حضرت نے ہمکو ہستی حق کا پتا دیا

تاکہ نہووے رویت حق مین کسیکو شک
ایک پرتوہ خدا نے یہہ اپنا دکھا دیا

کالا کرے خدا ترا منہ دو جہان سے
اے ہجر تو نے میرے جگر کو جلا دیا

للہ انہو شربت دیدار ہو عطا
اس آتش فراق نے دلکو جلا دیا

ایکدم بہی شاد بیٹھنے دیتا نہین فلک
یارب بلا کو کیون مرے پیچھے لگا دیا

حشمت خدا کا شکر کرون کس زبان سی مین
اس قطرہ حقیر کو دریا بنا دیا

صبح طرب ہے آئینہ روئے مصطفا
گر لیلۃ البرات ہی گیسوئے مصطفا

ظلمت جہان سی محو ہوئی کفر و شرک کی
چمکا جو مہر عارض نیکوئے مصطفا

شمہ ہے بوستان جنان جسکو سامنے
وہ ہے شمیم سنبل گیسوئے مصطفا

الجھا ہی پھر تو عالم بالا سے سلسلہ
گر ہاتھ آئے سلسلہ موئے مصطفا

ہوجائے زندہ مردہ صد سالہ سونگھکر
وہ جانفزا ہے نکہت گیسوئے مصطفا

جسکے ہزار طوطی سدرہ سے ہین تدرو
وہ سرو ناز ہی قد دلجوئے مصطفا

سارے جہان کا بار شفاعت اٹھا لیا
اللہ رے یہہ قوت بازوئے مصطفا

کیون فرض ہو نہ ہمپہ رضاجوئی آپکی
خود ہے خدائے پاک رضاجوئے مصطفا

قصر سپہر سامنے جسکے حقیر ہے
وہ عرش آستانہ ہے مشکوئے مصطفا

لے بھولکر بہی نام نہ جنت کا وہ کبہی
دیکھے جو نزہت چمن کوے مصطفا

مفتون اگر صفائے دل چاہتے ہو تم
رکہو خیال آئینہ روے مصطفا

وہ مرتبہ ہے یاشہ ابرار آپ کا
روح الامین ہے عاشق دیدار آپ کا

کسکی مجال ہے کہ لکہے آپ کی ثنا
وصاف ہو جب ایزد غفار آپ کا

پژمردہ ہون سموم خجالت سے گل وہین
گر دیکھ پائین وہ گل رخسار آپ کا

ظل ہما کی اوسکو نہو آرزو کبہی
ملجائے جسکو سایۂ دیوار آپ کا

سیراب کیجے بہر شہیدان کربلا
ہون تشنہ کام شربت دیدار آپ کا

بہر خدا دکہائیے وہ حسن جانفزا
ہے جان بلب فراق مین بیمار آپ کا

مفتون کے حال پر بہی خدارا نگاہ لطف
آخر ہے یہہ بہی بندہ دربار آپکا

ردیف الباے

غزل

الکنظر جلوہ دیدار دکہادے یارب
داغ حسرت کا مرے دل سے مٹادے یارب

بادۂ عشق وہی سوز پلادے یارب
ماسوی اللہ کو مرے دلسے بہلادے یارب

نکلے ہر ایک رگ وپے سے صدا ارنی
ایسا اک جام مئے شوق پلادے یارب

پردہ غفلت کا اوٹہا کرکے مری نظرونسے
نقش موہوم خودی دلسے مٹادے یارب

چہیلکر آئینۂ دل سے مرے زنگ ریا
نور اخلاص سے پرنور بنادے یارب

تو جو چاہے تو بلا بوتہ محنت مین رکہے
مس دل کو مرے اکسیر بنادے یارب

صرصر غم سے ہے پژمردہ مرا غنچۂ دل
گل خندان کی طرح اسکو کہلادے یارب

تا کہ لگجائے ٹہکانے یہ مرا مشت غبار
گرد راہ شہ کونین بنادے یارب

نیجان خوف عقوبت سے ہے مفتون اثیم
مژدۂ عفو خطیات سنادے یارب

سیرِ مدینہ ہو نہ طوافِ حرم نصیب
دنیا مین کوئی ہوگا نہ مجھسا ہی کم نصیب

نورِ ضیائے وادیِ طیبہ کرون رقم
شاخِ نہالِ طور کا گر ہو قلم نصیب

کاسہ تو ہے گدائی طیبہ کا ہاتھ مین
مست ہو بلا سے گر نہ ہوا جامِ جم نصیب

علم و کمال لکھدیا حضرت کے نام پر
جسدم کیئے قلم نے جہان کی رقم نصیب

دنیا و دین کی اُسے اکسیر مل گئی
جس خوش نصیب کو ہو وہ خاکِ قدم نصیب

اس خاکدانِ دہر مین کیا دیکھا آنکر
جسکو ہوئی نہ رویتِ خیر الامم نصیب

دولت سے دو جہان کی وہ ہو گیا نہال
صحبت نبی کی جسکو ہوئی ایکدم نصیب

جبریل پاسبان مکان اونکا لامکان
کسکو ہوا جز اونکے یہ جاہ و حشم نصیب

جسکو سکونت آپکے کوچے کی مل گئی
کب چاہتا ہے وہ کہ ہو باغِ ارم نصیب

ہون محو نعتِ سرورِ عالم مین رات دن
کیون اوج پر نہووے مرا دمبدم نصیب

ناز و نعم ہے رنج و غمِ عشقِ مصطفا
کسکے نصیب مین کہ اوسے ہو یہ غم نصیب

مضمون تلاش دولتِ جاوید چاہیے
دو دن کو کیا ہوا جو ہوا ملکِ جم نصیب

دکھادے یارب ہمین بھی اکدن بصد تمنا وہ شہر یثرب
دیارِ یثرب دیارِ یثرب دیارِ یثرب دیارِ یثرب

نجات جسکو فلک پہ بھی گرا اونکو ملتا ہی سنگو
جوارِ یثرب جوارِ یثرب جوارِ یثرب جوارِ یثرب

لگاؤن آنکھون مین اپنی اسکو بجائے سرمہ جو ہو میسر
غبارِ یثرب غبارِ یثرب غبارِ یثرب غبارِ یثرب

رہے نہ ارمانِ میوہ خلد اسکو ہرگز جو کہا لوتی
ثمارِ یثرب ثمارِ یثرب ثمارِ یثرب ثمارِ یثرب

نہین ہی زنہار اسکو تابِ گر نہ کثرت من جالکو
نثارِ یثرب نثارِ یثرب نثارِ یثرب نثارِ یثرب

بناوے اپنی کرم سے یارب بہشت کی کیف خیال شہری
غبارِ یثرب غبارِ یثرب غبارِ یثرب غبارِ یثرب

نہ مرتا باغِ جہان یہ ابد جو اسکو نظر بھی یہ ملتا
بہارِ یثرب بہارِ یثرب بہارِ یثرب بہارِ یثرب

دکھادے مضمون بینوا کو بھی جلد ای کارسازِ عالم

ردیف	دیار یثرب دیار یثرب دیار یثرب دیار یثرب	تائے فوقانی

فلک کو عتبۂ سلطانِ دین سی کیا نسبت
کہ فرشِ خاک کو عرشِ برین سی کیا نسبت

وہ مہر ہیچ قدم اور یہ ذرۂ ناچیز
قمر کو عارضِ سلطانِ دین سی کیا نسبت

مناسبت نہین لالہ کو روئے حضرت سے
گیاہ کو ہے گلِ یاسمین سی کیا نسبت

شکر اگرچہ ہے ضرب المثل حلاوت مین
پر اوس کی لعلِ لبِ شکرین سی کیا نسبت

کلامِ شہ کو کلامِ عبید کیا پہونچے
کہ سنگریزہ کو دُرِّ ثمین سی کیا نسبت

یہ مانا سب نے کہ شاہِ جہان ہے اسکندر
مگر غلامِ شہنشاہِ دین سی کیا نسبت

یہ مال رکھتا ہے فانی وہ دولتِ باقی
ہے شاہِ چین کو تری خوشہ چین سی کیا نسبت

کہیں باغِ نظر گلشنِ مدینہ کو
کہ خارزار کو خلدِ برین سی کیا نسبت

یہ جلوہ گاہِ نبی اور وہ ہے پا انداز
بساطِ عرش کو اُس گلزمین سی کیا نسبت

اگرچہ مضطرب و بیقرار ہے سیماب
مگر مرے دلِ وحشت قرین سی کیا نسبت

اگرچہ خلد بہت جانفزا ہے اے مفتون
مگر بہارِ درِ شاہِ دین سے کیا نسبت

جو کچھ ہے لبِ لعلِ پیمبر مین نزاکت
ہوگی نہ رگِ برگِ گلِ تر مین نزاکت

جیسی ہے کفِ پائے پیمبر مین نزاکت
کب ہے رخِ حورانِ سمن بر مین نزاکت

اوس چشم ہمہ ناز مین جو ناز و ادا ہے
سوسن مین ہے زنہار نہ عنبر مین نزاکت

گر موم ہوا ہاتھ مین داؤد کے آہن
پیدا ہوئی اوس پا سے پتھر مین نزاکت

خار و خسِ یثرب مین ہے جو حسنِ لطافت
ہوویگی نہ زنہار گلِ تر مین نزاکت

ہون مدح سرا سے لبِ زیبائے پیمبر
کیون ہو نہ مری طبع ثناگر مین نزاکت

ہوویگی نہ شاخِ گلِ فردوس مین مفتون
جو کچھ کہ ہے اوس چشمِ مطہر مین نزاکت

ردیف		ثائے مثلثہ

ہر دن بدن ترقی آزار الغیاث
بگڑا ہوا ہے حالِ دلِ آزار الغیاث

تیمار دار ہے نہ کوئی چارہ گر مرا
ای چارہ ساز بیکس و ناچار الغیاث

ای آفتابِ حسن تجلی دکہائیے
تاچند ہجر کی یہہ شبِ تار الغیاث

ہر چشمۂ وصال سی سیراب کیجئے
ہی بیقرار تشنۂ دیدار الغیاث

سوزِ نہان سے ہوگیا بریان دل و جگر
تاچند ضبطِ آہِ شرربار الغیاث

ازبسکہ ابرِ غم کا ہے جوش و خروش پر
تہمتا نہین ہی دیدۂ خونبار الغیاث

ای ناخدا برائے خدا لیجئے خبر
گردابِ غم مین ہوگئین گرفتار الغیاث

در پربلا کے لیئے ہبی شاد کیجئے
کبتک اُٹہاؤن ہجر کے آزار الغیاث

کوئی بہی مین پہونچنی دیتا نہین سبہی
بیداد پر ہے چرخِ ستمگار الغیاث

بارِ گناہ سر پہ قدم لبتہ ہو س
کیسی کٹے گی یہہ رہِ دشوار الغیاث

مفتون کے حال پر کبھی نگاہِ کرم شہا
کبتک کرے یہ بیکس و ناچار الغیاث

ردیف جیم

رخِ حضرت کا ہی یون مہرِ منور محتاج
جیسی تابش مین ہی اُسکا مہِ انور محتاج

میری رہبر ہین وہی جنکی ہین رہبر محتاج
اونکے خدام کے دارا و سکندر محتاج

ہی وجودِ شہ دین علتِ غائی جہان
ذاتِ عالی کی ہین سب اکبر و اصغر محتاج

فیضِ حق کیسی ہو بیواسطہ اونکو حاصل
حدِ اوسط کا ہی اِن تاج مین اصغر محتاج

خاکِ نعلین مبارک کا بنا دین انجن
ہو وہی سرمہ کا اگر دیدۂ اختر محتاج

مایۂ جان ملائک سی ہی خلقت اوسکی
شست و شو کا نہین وہ تنِ اطہر محتاج

دیتی ہین جسکو سزا وارِ کرم پاتے ہین وہ
التجا کا نہین احسانِ پیمبر محتاج

کر دیا اک نظرِ لطف سی رشکِ قارون
ہوا سائل جو کوئی آکر در پر محتاج

چشمۂ وادیِ یثرب کا جو پیتے پانی
ہوتے پہر آبِ بقا کے نہ سکندر محتاج

ایسا خوش ہون جو گدائی مدینہ ملجائے / جیسے ہو وارث اورنگ سکندر محتاج
کیون نہ بہجائے جگر آنکہہ سی پانی ہوکر / قطرۂ آب کو ہو آل پیمبر محتاج
جوق جوق آتے ہین مضمون خوشی سے وہی / جستجو کا نہین مداح پیمبر محتاج
لئے پہرتا ہے فلک صفحۂ خورشید قمر / تا کہ کاغذ کو نہ ہو اوسکا ثنا گر محتاج
کون ہے عالم امکان مین جو محتاج نہین / عرض جوہر کا ہے جسم کا ہے جوہر محتاج

ہے شب و روز دعا حق سے یہی اے مفتون
کہ کسی کا نہ کرے ایزد داور محتاج

پہنچے جو فلک پر شہ والا شب معراج / گردون کو ملا اوج دوبالا شب معراج
دیکہی جو تجلی رخ پر نور نبی کی / خورشید و قمر بن گئے ہالہ شب معراج
کافور ہوئی ظلمت شب فرط ضیا سے / تہا عرش سے تا فرش اوجالا شب معراج
ہوگی نہ شب قدر مین ہرگز وہ تجلی / پہیلا تہا جو عالم مین اوجالا شب معراج
جلتی ہے ہوا شادی و فرحت کی جہان مین / منہ غم کا جہان سے ہوا کالا شب معراج
ممکن نہین جس جا گذر وہم ملائک / وہان پہونچے وہ شاہنشہ والا شب معراج
دیدار خدا دیکہا بلا پردہ نبی نے / ارمان دل شیدا کا نکالا شب معراج
جو کچہ شہ دین مانگتے تہے از پئے امت / دیتا تہا خداوند تعالے شب معراج
جس دم کہ ہوئے جلوہ نما وہ گل خوبی / رونق ہوئی جنت کی دوبالا شب معراج
غلمان لئے ہاتہون مین مئی خلد کے ساغر / صف بستہ کہڑے صورت لالہ شب معراج
ہوکر حلل نور سے ہر ہفت و مزین / حورون نے عجب رنگ نکالا شب معراج
کچہ اور ہی جوبن تہا ہر ایک حور کی منہ پر / تہا حسن کا عالم یہ نرالا شب معراج
شیدا ہوئین قمری کی طرح دیکہہ کر حورین / وہ رشک صنوبر قد بالا شب معراج
منہ پر کوئی ملتی تہی کوئی سینہ پر اپنی / اوس پائے مبارک کا غسالہ شب معراج

قربان کبھی ہوتین کبھی لیتی تہین بلائین	ارمان غرض خوب نکالا شبِ معراج
کرتی تہین دعائین دمِ رخصت کہ اسطور	پہر لائے خداوند تعالے شبِ معراج

ردیف	کیا کیجے بیان کیفیت اوس رات کی مفتون عالم کا تہا عالم ہی نرالا شبِ معراج	حاءِ حطی

لکھون بہلا مدینہ کو گلزار کس طرح	کہدون ارم کو وادیٔ پرخار کس طرح
اوس چشمِ نازنین سے اوٹہائی ہی دو بلا	غمزے کرے نہ نرگسِ بیمار کس طرح
روئے نبی ہے آئینہ حسنِ لم یزل	حیران ہو نہ دیدۂ زوار کس طرح
ڈر ہے کوئی خدا نہ سمجہ جائے آپکو	رتبہ کا اونکے کیجے اظہار کس طرح
اللہ نے کیا ہی اونہین خاتم الرسل	ہوتا نظیر احمدِ مختار کس طرح
اوصاف بیشمار ہین اور عمر چند روز	لکہو ثنائے سیدِ ابرار کس طرح
حامی ملا تو کون ملا شافعِ امم	نازان ہون بخت پر نہ گنہگار کس طرح
اندہے کے سامنے گہر و سنگ ایک ہے	رتبہ نبی کا جانتے کفار کس طرح
سیبِ ذقن نہ شربتِ عناب لب نصیب	پائے شفا مرض سے یہ بیمار کس طرح
مین خستہ حال اور وہ سلطانِ بحر و بر	دربارِ مصطفا مین ملے بار کس طرح
ذرہ ہون مہر برجِ رسالت کی راہ کا	ہو اوج پر نہ طالعِ بیدار کس طرح
دیکہو تو رتبہ اونکا کہ قرآن مین جابجا	کرتا ہی مدح ایزدِ غفار کس طرح
مدحت طرازِ عارضِ رنگین شاہ ہے	مفتون کی قبر ہو دے نہ گلزار کس طرح

عکسِ رخِ نبی سے ہی رنگِ نقاب سرخ	ردیف خا	جیسے کہ ہو فروغِ شفق سے سحاب سرخ
رنگ وجمال عارضِ شہ کا نہ پوچہیے		روشن ہی مثلِ ماہ برنگِ گلاب سرخ
اوس لعلِ نازنین کی صفت کیا کرون بیان		دریا ہی حسن کا ہی وہ گویا حباب سرخ
لکھون اگر ثنائے لبِ لعلِ مصطفا		ہو نقطہ نقطہ غیرتِ لعلِ خوشاب سرخ

نظروں میں ہے وہ عارضِ رنگین بسا ہوا | رہتی ہے اس سبب سے یہ چشمِ پُر آب سرخ
سرخی ہے جو کہ اُس کفِ پائے شریف میں | ہوگا نہ فصلِ گل میں بھی ایسا گلاب سرخ
گویا کہ تھا نمونہ کفِ پا کا آپ کے | ہوتا اگر ذرا بھی رخِ آفتاب سرخ
لکھی جو مدح اوس رخِ رنگین کی ہو گیا | مرجان کی شاخ خامہ سیاہی شہاب سرخ

مفتون مرے حبیب کا دیکھے اگر جمال
شرمندگی سے ہووے اگر آفتاب سرخ

ردیف دال مہملہ

زہے ناز و حسن و ادائے محمد | خوشی عشوۂ دلربائے محمد
تجلی ہے حسنِ ازل کا ہے پرتو | جمالِ رخِ جان فزائے محمد
گل و نرگس و سنبل و باغ ایمان | رخ چشم زلفِ دوتائے محمد
نہ پہنچے جہان طائرِ عقل اوّل | وہ ہے قصرِ عز و علائے محمد
کیا دولتِ دین سے ہمکو مشرّف | یہ ادنیٰ ہے ذکرِ سخائے محمد
اطاعت خدا کی ہے اونکی اطاعت | رضائے خدا ہے رضائے محمد
مقام اونکا وہم و گمان سے ہے برتر | وہ ہے قربِ نا انتہائے محمد
گیا ایک لمحہ میں طے لامکان تک | وہ ہے سرعتِ بادپائے محمد
بچا یہ ہی امّت کو نارِ سقر سے | یہ ہے حق سے مرہم دعائے محمد
بٹھائیں نہ آنکھوں میں کیوں اہلِ بینش | کہ ہوں ذرۂ خاکپائے محمد
نہیں ہے کوئی اپنا غمخوار و حامی | یہاں اور وہاں ماسوائے محمد

یہی ہے تمنائے مفتون الٰہی
دکھا دے رخِ پُر ضیائے محمد

اے گل ہے خجل حسنِ دل آرائے محمد | ہے برقِ نظر سوز تجلائے محمد
آتا ہے کہاں آنکھ میں اپنی گلِ فردوس | ہے پیشِ نظر لالۂ صحرائے محمد

ہی آئینۂ مہر جہانتاب مکدر — در پیش صفائے رخ زیبائے محمد
تشبیہ نہ دو عارض حضرت کو قمر سے — ہی غیرت حور عکس کف پائے محمد
خورشید و قمر جسکی ہین پروانہ و شیدا — وہ شمع ہی رخسار دلآرائے محمد
امید مین ہی سہی سرو جنان سامنی جسکے — رکہتا ہی وہ جلوہ قد بالائے محمد
ملجائے اگر خامہ سے شاخ شجر طور — لکہون صفت قامت بالائے محمد
موسی کو کہان سرور کونین سے نسبت — رشک ید بیضا ہی کف پائے محمد
اللہ رے ایوان مبارک کی بلندی — ہی بام فلک عتبہ علیائے محمد
سمجہو نہین اسے کحل سلیمان سے زیادہ — ہاتہ آئے اگر خاک کف پائے محمد

کیا کام مجہی سنبل فردوس سے مفتون
ہون شیفتہ زلف سمن سائے محمد

مہ پرنور ہے روئے محمد — ہلال عید ابروئے محمد
گل و ریحان گلزار تقدس — رخ و زلف سمن بوئے محمد
کلید فتح ابواب مقاصد — نگارین قوس ابروئے محمد
نہال گلشن حسن و لطافت — وہ سرو نازدلجوئے محمد
اٹہایا دوش پر بار شفاعت — زہے نیروئے بازوئے محمد
بساط عرش پا انداز جس کا — وہ عالیشان ہے مشکوئے محمد
رضاجوئی نہو کیون فرض ہمپر — خدا خود ہے رضاجوئے محمد
ندیکہا خواب مین بہی ہمنے افسوس — جمال مصحف روئے محمد
خدارا اے نسیم باغ یثرب — سونگہادے بوئے گیسوئے محمد

دکہادے جلد مفتون کو بہی یارب
بہار گلشن کوئے محمد

نہین ہی کوئی رسالتمآب کی مانند
ہوا نہوگا کوئی اوس جناب کی مانند

وہ اوج عظمت ایوان سرور دین ہی
ہی جسکے سامنے گردون حباب کی مانند

یہہ آب و گل سے وہ نور خدا سے ہی مخلوق
نکہیے روے نبی کو گلاب کی مانند

صفائی مین ہی وہ عارض بشکل آئینہ
اور آب و رنگ مین برگ گلاب کی مانند

غبار کوے پیمبر ہی مشک سے افضل
ہر ایک سنگ ہی لعل خوشاب کی مانند

کہان ہی قدر مہ و مہر کی مدینہ مین
کہ ذرہ ذرہ ہی وہان آفتاب کی مانند

وہ دست جود کہ ہر لحظہ ہی گہر افشان
کہو نہین کسطرح اوسکو سحاب کی مانند

مئی وصال پلاؤ کہ سوز ہجران نے
کیا جگر کو جلا کر کباب کی مانند

نہ پوچھو لذت عشق رسول اے مفتون
یہہ زہر غم ہے مزہ مین شراب کی مانند

ردیف ذال معجمہ

ہمہ ہی کسیکو ہی تو کسی کو شکر لذیذ
اور مجھکو ہی کلام شہ بحر و بر لذیذ

اسقدر ہین مدینہ کے خرمائے تر لذیذ
ہو وینگے خلد کے بہی نہ ایسے ثمر لذیذ

کہائی جو اکیبار نہ بہولے تمام عمر
وہ ہین ثمار گلشن خیر البشر لذیذ

کیا پوچھتے ہو وہان کو شکر قند کا مزا
ہوگا جہان نہین ایسا نہ قند و شکر لذیذ

نام نبی مین آتی ہی جو دل کو کیفیت
طوبی مین وہ مزا ہے نہ وہ گلشکر لذیذ

اوس نطق جانفزا کو کہون قند کسطرح
شہد حیات سے بہی ہی جو بیشتر لذیذ

واقف جو لذت مئی عشق نبی سے ہین
شیر و شکر سے ہے اونہین خون جگر لذیذ

دیکہون بوقت مرگ جو وہ لعل جانفزا
تلخی نزع شہد سے ہو بیشتر لذیذ

ہون مدح سنج لعل شکر خائے مصطفی
کیون ہو مرا کلام نہ مثل شکر لذیذ

چکہے اگر وہ انکا نہ بوریا کوئی
معلوم ہو وے اوسکو نہ پہر شکر لذیذ

نعت نبی کا پوچھو مزا اہل ذوق سے
قند اسطرح لذیذ نہ شہد و شکر لذیذ

رای مہملہ	مفتون ثنائی گلشن طیبہ سنائیے اوس گلزمین کا ذکر ہے مثل شکر لذیذ	ردیف

درد غم چھپ نہین سکتا ہی چھپاؤن کیونکر — شکوہ رنج و الم لب پہ نہ لاؤن کیونکر
چشم سے جوی ندامت نہ بہاؤن کیونکر — داغ عصیان نہین مٹتا ہی مٹاؤن کیونکر
توڑ ڈالی کمر اندوہ معاصی نے مری — اٹھہ نہین سکتا ہی یہہ بوجھہ اٹھاؤن کیونکر
دادرس کون ہی جز آپ کے مجھہ بیکس کا — در دولت پہ نہ پہر شور مچاؤن کیونکر
رحم ای ساقی کوثر کہ بجز آب وصال — آتش دل نہین بجھتی ہے بجھاؤن کیونکر
پای رفتار نہ بال و پر پرواز افسوس — سخت حیران ہون کہ یثرب کو مین جاؤن کیونکر
نہ حضوری ہی میسر ہی نہ قاصد موجود — حال دل اپنی مسیحا کو سناؤن کیونکر
کفش بردار کیا سرور دین کا مجکو — اپنی تقدیر پہ قربان نجاؤن کیونکر
کیا مجھہ ناکس و ناچیز کو مداح رسول — عہدہ شکر الہی سے برآؤن کیونکر

کسطرح لکھون کمالات نبی ای مفتون
بحر ذخار کو مین کوزہ مین لاؤن کیونکر

نبیون مین نہین میرے پیمبر کی برابر — انجم ہین کہان خسرو خاور کی برابر
گیسوی سیہ اوس رخ انور کی برابر — سنبل کی کیاری ہی گل تر کی برابر
دعوی ہے اگر حسن پہ یاقوت یمن کو — آئے تو لب لعل پیمبر کی برابر
یکتا ہی زمانہ مین اگرچہ مہ کنعان — ہوونگے نہ میرے مہ انور کی برابر
مانا کہ بہت صاحب شوکت ہی فریدون — پر ہوگا نہ خدام پیمبر کی برابر
یہہ رتبہ کہان رکھتی ہین جمشید و سکندر — لکھون جو اونہین آپ کی نوکر کی برابر
گو اوج مین ہی کاخ فلک شہرہ عالم — لیکن نہین ایوان پیمبر کی برابر
منظور ہو مفتون اگر آپ کو اوسکے — قطرہ کو بنا دیوین سمندر کی برابر

ہی خاک درِ سرورِ دین مشک سی بڑہکر
اور خشت و حجر لعل و جواہر کی برابر

ہی دشت مدینہ مین عجب نور کا عالم
ہر ذرہ ہی خورشیدِ منور کی برابر

عالم ہی نرالا ہے مدینہ کی چمن کا
ہر پہول ہی خورشیدِ منور کی برابر

ای بادِ صبا کہیو مرا حال نبی سے
ہو کر کے کہڑی روضۂ انور کی برابر

مفتون کی تمنا ہے یہی بارِ خدایا
مدفن ہو مرا روضۂ اطہر کی برابر

پرتو نبی کا پڑتا اگر آسمان پہ
پاتی نہ نور شمس و قمر آسمان پر

رکہتا ہی ذرۂ درِ حضرت سی اقتباس
کیونکر نہو و داغِ قمر آسمان پر

مشتاق اونکی دید کے انسان ہی نہین
حور و ملک ہین تشنہ جگر آسمان پر

شمشیرِ عشق سرورِ دین کا نشان ہے
آتی ہی کہکشان جو نظر آسمان پر

اللہ ری براق کی سرعت کہ آن مین
پہنچا زمین سے مثلِ نظر آسمان پر

ہی آجتک قدوم پیمبر کی وہ خوشی
چلتا ہے روز جامِ قمر آسمان پر

عقدہ ملائک کو خلافت کا کہلگیا
جب پہونچے شاہ جن و بشر آسمان پر

سن پائے شہرہ اونکی شجاعت کا گر ذرا
مریخ پہینکدے سپر آسمان پر

ہوجائی پانی پانی ابہی فرطِ شوق سے
ڈالین جو پہرکی وہ نظر آسمان پر

کر ڈالی اک اشارہ سی شق ماہ کی سپر
دیکہو تو معجزہ کا اثر آسمان پر

للکار دی سگِ درِ حضرت تو خوف سی
ہوجائی شق اسد کا جگر آسمان پر

دشمن کو آ سکے نہ ملے امن زینہار
بالفرض جا چہپے وہ اگر آسمان پر

بے اتباع اونکی ولایت محال ہے
پہونچے ہی کوئی اڑکی اگر آسمان پر

ہین نخلِ بوستانِ مدینہ وہ سربلند
جڑ جنکی ہی زمین مین سر آسمان پر

تان بزم نعت گرم ہو وقت تشنیہ ہر — زہرہ کو جلد کردو خبر آسمان پر

ردیف	مضمون جو دشت طیبہ مین نزہت ہی دو فزا شمہ ہی زینہار نہین آسمان پر	زای معجمہ

کرتا ہون ثنا آپکی ارقام شب و روز — رکہتا ہی یہی کام یہہ ناکام شب و روز

روشن ہین مدینہ کی در و بام شب و روز — ہی نور فشان وہ رخ گلفام شب و روز

گلگشت جہان کرتی ہین ہیہو ہوئی ہم — ہی پیش نظر وہ رخ گلفام شب و روز

بہاتا نہین جز نام نبی نام کسی کا — ہی ورد زبان اپنا یہی نام شب و روز

ای رشک بہار آ کی خبر لیجیو جلدی — ہی وقت خزان گلشن اسلام شب و روز

معلوم ہوا جب نظر غور سے دیکہا — ہی عکس رخ و زلف دلارام شب و روز

اسباب ہین کیا چیز مسبب پہ نظر کیہ — کرتا ہی عبث فکر سرانجام شب و روز

ردیف	ہوگا نہ بیان شمہ وصف آپکا مضمون تا عمر اگر کیجیے ارقام شب و روز	السین مہملہ

ہی خط عنبرین رخ انور کی آس پاس — یا حاشیہ ہی مصحف اطہر کے آس پاس

اوس لعل لب کو گرد خط مشک سا [illegible] — سنبل لگا ہی چشمہ کوثر کے آس پاس

دیکہا ہی کتنے عاشقین حضرت کی یا سوا — خال سیاہ مہر منور کے آس پاس

اللہ ری یہہ حسن کہ حیوان بہی دیکہکر — قربان ہوتی ہی حضرت کی آس پاس

یاد آتا ہی صحابہ کا گرد اونکی بیٹہنا — تارونکو دیکہکر مہ انور کے آس پاس

کرتی ہین جستجو وہ نظارہ بہشت کا — ہین جو کہ روضہ انور کے آس پاس

یارب وہ دن دکہا کہ اون نصیب جا — پہر پہر کے جلوہ گاہ پیمبر کے آس پاس

قربان ہون مزار مقدس کے اسطرح — پروانہ جیسے شمع منور کے آس پاس

مضمون [illegible] یہہ دعا ہی خدایا کہ یہہ مرگ

ردیف	مرقد ہو میرا روضۂ اطہر کے آس پاس	الشین

عشقِ حضرت نے لگائی جو مجھمین آتش
کہ لگادی مہ خورشید کی تن مین آتش

رشکِ لعلِ لبِ حضرت نے لگادی آخر
غنچہ مین لعل مین یاقوت یمن مین آتش

دیکھکر نور و ضیائے کفِ پائے حضرت
لگ گئی رشک سے خورشید کے تن مین آتش

آگ کو چاہین تو اعجاز سے پانی کر دین
اور روشن کرین جیحون و چمن مین آتش

برقِ چشم نہ ہوے ہو شرر انگیز اگر
نہ زمین مین ہی لگی چرخِ کہن مین آتش

از سرِ قہر جو وہ ایک نظر فرما دین
شعلۂ گل سے بھڑک اٹھے چمن مین آتش

پھونک دے آگ اعدا کو جو ہو حکم ابھی
لئی پھرتا ہے سدا مہر لگن مین آتش

شان حضرت مین کرے ہرزہ درائی جو لعین
لگی غنچہ کی طرح اوسکو دہن مین آتش

شربتِ وصل پلا دو کہ ہو تسکین شہا
تپِ فرقت سے لگی ہے مرے تن مین آتش

دیکھکر مجکو حسد کیش جلے جاتے ہین
خود بخود جیسے کہ لگجاتی ہے بن مین آتش

ردیف	ضبط کر آہ شرر خیز خدارا مفتون کہ نہ لگجائے کہین چرخِ کہن مین آتش	الضاد

یثرب اگر ملے تو گلستان سے کیا غرض
اہلِ جنان کو روضۂ رضوان سے کیا غرض

ہے عین عافیت مرضِ عشقِ مصطفا
خوش ہون اسی مین پھر مجھے درمان سے کیا غرض

طالب جو آپکے لب و دندان کا ہے
دُرِّ یتیم و لعلِ بدخشان سے کیا غرض

ذرہ سے کام کیا ہے طلبگارِ مہر کو
عاشق کو آپکے مہِ کنعان سے کیا غرض

قمری سروِ قامتِ خیر الوریٰ ہین
شمشاد اور سروِ خرامان سے کیا غرض

آشفتگانِ نکہتِ زلفِ حبیب کو
مشک و عبیر و سنبل ریحان سے کیا غرض

دل ہے تصورِ رخِ رنگین سے باغ باغ
سیرِ بہارِ گلشنِ رضوان سے کیا غرض

پیغمبر اپنا شافعِ روزِ حساب ہے
مجھ روسیاہ کو غمِ عصیان سے کیا غرض

ردیف	ہر تشنہ کام شربت دیدار مصطفا مفتون کو آب چشمۂ حیوان سے کیا غرض	الطای الحطی

کیا پوچھتے ہو کیسا ہے وہ مشکبار خط — رشک خط بہار ہے وہ پُربہار خط
با وصف امیت جو وہ چاہیں تو آئین — اعجاز سے قلم سے لکھیں سو ہزار خط
بجائے صفحۂ تختۂ گلزار حسن میں — لکھیں اگر کسیکو وہ رشک بہار خط
ہے سرخ اسلئے ورق گل کہ شوق میں — لکھتی ہے خون دل سے عشرت سرا خط
کس قلزم نوال کو بحر از سر نیاز — لکھتا ہے کلک موج سے لیل و نہار خط
تا عمر تیرا بندۂ احسان رہوں صبا — پہنچا دے گر نبی کو مرا ایکبار خط

ردیف	مفتون روسیاہ کے جرم و گناہ پر کلک کرم سے کہینچ دیا ہے کردگار خط	الظاء

جدا ہے عشق شہ دوسرا خدا حافظ — بشر کا اور ہے یہ حوصلہ خدا حافظ
ہے ذرہ شائق وصل ذکا خدا حافظ — ملک ہے طالب صبح بہا خدا حافظ
بساط بزم شہ دین کا میسر فرش نہ ہو — ہے پیر چرخ کا یہ حوصلہ خدا حافظ
کرے ہے ذرہ شہ سے ہمسری کا خیال — یہ کیا ہے مہر کو سودا ہوا خدا حافظ
طبیب سے مرض کا علاج کیا جائے — خدا پہ چھوڑ دو مجھکو مرا خدا حافظ
جز آہ و نالہ نہیں کوئی ہے رفیق اپنا — سب آشنا ہوئے نا آشنا خدا حافظ
کٹی تھی کل شب ہجران خدا خدا کرکر — پھر آئی سر پہ وہ کالی بلا خدا حافظ
بچا ہو کہیں سیلاب چشم سے طوفان — غموں کی چھا گئی دل پہ گھٹا خدا حافظ

ردیف	نہیں ہے کید شیاطین سے کچھ خطر مجھکو ہے اپنے بندۂ مفتون کا خدا حافظ	العین

شکر خدائے پاک کہ وہ ہے مرا شفیع — ا[illegible] جسکو حشر میں کل انبیا شفیع

یہ امت ضعیف ہی کیا خوش نصیب ہی
حق اونپہ مہربان حبیب خدا شفیع

تقصیر تو البتہ کہ نہ ہوتی کبھی معاف
ہوتا اگر نہ اونکے لئے ایسا شفیع

پائینگی ایک آن میں دوزخ سے وہ نجات
ہو وینگے جنکے سر پر پڑھو سا شفیع

زنہار ہو ہتی نہ عذاب جحیم سے
ہوتے نہ عاصیوں کو اگر مصطفی شفیع

کیجو مدد برائے خدا وقت باز پرس
ہی بیکسوں کا کون تمہارے سوا شفیع

ردیف	یارب گناہ بندۂ مفتون سے درگذر لایا ہے شاہ دین کو یہ بینوا شفیع	الغین

ہی کسکی آتش الفت سی ہمکنا چراغ
مطیع ہمہ تن ہی جو داغدار چراغ

ہی اوس جمال جہان رای کے سامنی بی نور
نہ ایک چراغ اگر ہو دین سو ہزار چراغ

جو ایک نگاہ ہی دیکھی وہ ہیگی روشن
اٹہا ہی سر نہ خجالت سی زینہار چراغ

کیا تبا بنیر حضرت سی ہمسری کا خیال
ہی فرط خوف سو لرزان نشہ سا چراغ

نکرتا کسب ضیا روی مصطفی سے اگر
فروغ پاتا نہ عالم مین زینہار چراغ

کہین مدینہ کے ذرے دلکو پہنچ سکتی ہیں
جلائی چرخ قمر کی طرح ہزار چراغ

ہجوم ہین کہ خوشی مین خلوت حضرت کے
جلائی ہین ملک نے زمین بیشمار چراغ

نہین ہی اہل نظر کو چراغ کی حاجت
ہوا ہی اونکے واسطی خود چشم انتظار چراغ

ردیف	نہین ہی قبر کی ظلمت کا خوف اے مفتون ہی عشق عارض محبوب کردگار چراغ	الفاء

اے صبا گر ہو ترا جانا مدینہ کی طرف
کہیو مفتون کو بھی بلوانا مدینہ کیطرف

پیر گردون ساقی کوثر کی ہی دریا دلی
جاتا ہے لیکی پیمانہ مدینہ کیطرف

رہگیا حیران ذو القرنین با این احتشام
دیکھکر سامان شاہانہ مدینہ کیطرف

کلفت اندوہ عین راحت و آرام ہی
اور جی جانا ہے مر جانا مدینہ کیطرف

کون کہتا ہی بگولہ خاک صحرا چھانتا ہی
جاتا ہوگا کوئی دیوانہ مدینہ کیطرف

طائرِ دل شوق مین اوس شمع بزمِ حسن کی
اوڑتا ہے مانند پروانہ مدینہ کیطرف

پہونچنا دشوار ہے ہمکو مگر ای کردگار
تجکو کیا مشکل ہی پہونچانا مدینہ کیطرف

چلدیئے سب قافلی مجھہ بینوا کو چھوڑکر
ہائی اکیلی رہا جانا مدینہ کیطرف

راتدن یہہ ہی دعا ہی تجہسی ای پروردگار
عمر کا پر ہووے پیمانہ مدینہ کیطرف

گر یہین مرجاؤن تو للہ ای بادِ صبا
خاک اوڑاکر میری لیجانا مدینہ کیطرف

جائیگا بیشبہہ ای مفتون نہو اندوہگین
گر تیری قسمت مین ہی جانا مدینہ کیطرف

لیچل اسے طالعِ بیدار مدینہ کیطرف
تاکہ بہلے دلِ بیمار مدینہ کی طرف

خود ہین روشن در و دیوار مدینہ کیطرف
مہ و خورشید ہین بیکار مدینہ کی طرف

جسکی نظارہ سی نظرون مین بصارت آجای
وہ تر و تازہ ہین اشجار مدینہ کی طرف

قند جا نہین بہی نہوگی وہ حلاوت تنہا
ہین جو خوش ذائقہ اثمار مدینہ کی طرف

ہوئی جسدن سی کہ وہ مظہرِ حق جلوہ نما
جوش پر رہتی ہین انوار مدینہ کی طرف

قدم اوس راہ مین رکہنا ہی خلافِ تعظیم
سر کے بل چاہیئے رفتار مدینہ کی طرف

تازہ ہوجاتا ہی دلپر میری داغِ حسرت
جب کوئی جاتا ہے زوار مدینہ کی طرف

کوئی لیجاتا نہین تو ہی ہوا کر لیچل
مجکو ای دیدۂ خونبار مدینہ کی طرف

کرین اوس روضۂ عالی کا نظارہ و ثنا
کاش ہوجائے جو گہر بار مدینہ کی طرف

دیکھئے کب ہو وہ دن قیدِ الم سے چھٹکر
پہونچے مفتون گرفتار مدینہ کی طرف

ردیف القاف

جو کچھ کہ ہے کوئی شہرا بہار مین رونق
ہووے گی نہ فردوس کی گلزار مین رونق

اوس عارضِ روشن مین ہی جو نور و صفا
مہ مین ہی نہ وہ مہر پرانوار مین رونق

کیا پوچھتی ہو اوس دُرِ دندان کی تجلی — ہیرہ مین نہ وہ گوہرِ شہوار مین رونق
اوس حسن کو نسبت نہین کچھ حسن پری سی — جو نور مین رونق ہی کہان نار مین رونق
گلزار مدینہ مین وہ نزہت ہی کہ جس سے — آجاتی ہی ہر دیدۂ زوّار مین رونق
ہی پرتوہ حسنِ شہ دین سے بہر سو — دیوار و در و کوچہ و بازار مین رونق
گر جلوہ نما آپ مدینہ مین نہوتے — ہوتی نہ یہہ اُس گلشنِ بیخار مین رونق
وہ غیرتِ گل جلوہ فزا ہووین تو ہوجای — گلشن سی سوا اوسکی پرخار مین رونق

ردیف	ہون مدح طراز دُرِ دندان ہمیشہ کیون ہووے نہ مفتون کی اشعار مین رونق	الکاف

یا نبی خونِ جگر ہجر مین کہائین کبتک — دیکہی آپ کی وصل بلائین کبتک
صدمۂ ضبط و بکا دل پہ اُٹہائین کبتک — نالۂ آہ و فغان لب پہ نہ لائین کبتک
دیکہی کب ہو زیارت درِ عالی کی نصیب — حسرتین اس دلِ شیدا کی بر آئین کبتک
ہم رہین دور کرین سیر مدینہ اغیار — آتشِ رشک سی دل اپنا جلائین کبتک
پہنچ جائی وہ مدینہ مین ہمبہی ای چرخ — کچہ تو کر رحم خدا را یہ جفائین کبتک
کر عنایت سی ہم آغوشِ اجابت یارب — منتین مانگون مدینہ کی دعائین کبتک
ای گلِ حسن جمال اپنا دکہا دو ہمکو — بلبلون کی طرح ہم شور مچائین کبتک
درِ دولت پہ بلالو کہ تمہارے ہوکر — دربدر مثلِ گدا ٹہوکرین کہائین کبتک
کہا لیا ظلمتِ شبہای جدائی نی ہمین — دیکہی دور ہون یہ کالی بلائین کبتک
اشکِ غم کی لگی رہتی ہی جہڑی آنکہون سی — یا نبی چہائی رہینگی یہ گہٹائین کبتک
شوق گفتار پیمبر مین دم آیا لب پر — دیکہیو وہ لبِ اعجاز ہلائین کبتک
نخلِ دین ہوگیا تاراجِ خزان یا اللہ — باغ عالم مین چلینگی یہ ہوائین کبتک
تا بکی جرم و خطا کچہ تو حیا کر مفتون — تو بگاڑے ہو وہ تیری بات بنائین کبتک

اے سوارِ جنگ پیکرانِ فلک
شمع افروزِ شبستانِ فلک

ذرہ ذرہ ہے تمہاری راہ کا
روکشِ صد مہرِ تابانِ فلک

ہو تمہیں اے شمعِ بزمِ کن فکان
انجمن آرائے ایوانِ فلک

طاق کہنہ ہے تمہارے قصر کا
قلعۂ گردونِ گردانِ فلک

ہے وہ رفعت اونکے قصرِ جاہ کی
جسکی ایک کرسی ہے ایوانِ فلک

قبۂ حضرت سے زعمِ ہمسری
سنکے گیا ہے پیرِ نادانِ فلک

بہرِ دیا جو ونہی نے بے دریغ
گوہرِ انجم سے دامانِ فلک

جب سے رکھا سرورِ دین نے قدم
اور ہی نقشہ ہو گئی شانِ فلک

کاش طیبہ کی سکونت ہو نصیب
آرزو رکھتے ہیں سکانِ فلک

گو نہیں خاص اونکے مرکب کا تو ہی
کودتا ہے اسپِ پیکرانِ فلک

اونکا شیدائی ہے پیرِ چرخ بھی
صبح ہے چاکِ گریبانِ فلک

ردیف	غم نہ کر مضمون نہیں رفعت نہو دیکھ حالِ ماہ کیوانِ فلک	اللام

وہ عارضِ صبیح اگر دیکھ پائے گل
تو یونہیں چھپ رہے نہ کبھی منہ دکھائے گل

دعوائے حسن سے ہو پشیمان و منفعل
اس پائے نازنین سے اگر منہ ملائے گل

دیکھے بہار اوس گلِ سرسبد کی اگر
ہو ویسے عندلیب کبھی مبتلائے گل

آئے نہ اوسکے حسنِ صباحت میں پھر زوال
خاکِ قدم کا اونکی جو غازہ بنائے گل

تجھ سے اک کمینہ ہوا خواہ آپ کا
کیونکر نہ ہو نہ باغِ جہاں میں ہوائے گل

گر آپ اوسکو خارِ مدینہ کا دیں لقب
جامہ میں خرمی سے نہ پھولا سمائے گل

لالہ کے دل میں داغ قمری کے جگر میں دانم
عشقِ نبی میں کون ہے جسنے کہا ہے گل

بلبل کو میرے خامہ سے نسبت نہ تھی
تاریخ شاہ وہ جست سرائے

المیم	مفتون کیطرح حسن شناسان معنوی رکھتے ہیں سر پہ خار مدینہ بجاے گل	ردیف

پیدا ہوئے وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
آیۂ رحمت مایۂ رافت سایۂ لطف رب العزت
خیمۂ احسان کعبۂ ایمان ناسخ ادیان مخزن عرفان
شفقت گستر رحمت داور شافع محشر ساقی کوثر
مژدہ رسان ہیں جنکے مسیحا اور عیسیٰ پروا ہیں موسیٰ
سورۂ خاص آیۂ محکم ولقد کرمنا بنی آدم
چھا گیا جگ میں نور ہدایت فتح ہوئی کفر و ظلمت
ایسا رعب چھا نہیں چھایا کانپ اٹھا ایوان کسریٰ
ظلم و ستم اعدا کے اٹھائے حرف شکایت لب پہ نہ لائے

فرد

جنکو سبب ہیں عالم و آدم صلی اللہ علیہ وسلم
حامی آدم نوح کے ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم
پرتو یزدان نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
نور مبشر فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے وہ شاہ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ نمائے عرش معظم صلی اللہ علیہ وسلم
چمکا جب وہ نیر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
سنکر شہرۂ خیر مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے وہ خلق مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں نہ کروں میں ناز اے مفتون شکر و سپاس ہے یہ چون
ہوں مداح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی تیرے کمال عظمت کا ایک نمونہ ہے عرش اعظم
تو وہ ہے خلاق جن و انسان تو وہ ہے صناع کون و مکان
توہی ہے اول توہی ہے آخر توہی ہے ظاہر توہی ہے باطن
کہاں ہے حد بشر کا جو تیری تعریف کر سکے وہ
تو وہ ہے قادر کہ بادشاہوں کو ہم میں خوار و ذلیل کر دے
اگر تیری رحمت و عنایت نہوتی ہوتی کفیل و حامی
نہیں ہیں انس و جن و ملائک تیری تسبیح و بندگی میں
الٰہی انت لغفور فاغفر لنا خطیئتنا جمیعا

فلک ہے دریائے علم و قدرت کے سامنے اک حباب کم
کہ تیری صنعت کا ایک شمہ ہیں یہ ستارہ یہ مہ یہ عالم
توہی ہے حافظ توہی ہے ناصر توہی ہے پروردگار عالم
کہ تیری اوصاف کو بیان کرے زبان و بیان ہے ابکم
جو چاہے درویش بینوا کو بنا دے رشک سکندر و جم
نہ بچتے طوفان سے نوح ہرگز نہ پاتے غم سے نجات آدم
زمین ہے سجدہ میں اور گردون کو ہے رکوع میں کہیں ہیں ہم
وھب لنا من لدنک علما و علمنا منطق الحکم

وَ اَغنِنَا رَبَّنَا بِفَضلِكَ وَلَا تَكِلنِی اِلیٰ سِوَاكَ
کہ بن ترے ہی لطف کے ہمارا نہیں ہے کوئی کفیل و ہمدم

الٰہی ہو وہ جگر کہ تیرے سہامِ الفت سے ہو مشبک
و داغ شوریدہ چشم پرنم دلِ برشتہ بآتشِ غم

کہاں ہے ایسا نصیب اپنا کہ ہو سکونت تیرے حرم کی
کریں ہمیشہ طوافِ کعبہ پئیں شب و روز آبِ زمزم

گدائی طیبہ چاہتا ہوں نہیں ہے پروائے ملک و دولت
کہ فرشِ خاکِ مدینہ مجکو ہے تختِ کاؤس و مسندِ جم

ردیف

الٰہی مفتون ہو اگر ہے حالِ ابتر اک نگاہِ رحمت
کہ تیری رحمت کو آسرے پر عذابِ عقبیٰ سے ہے یہ بیغم

النون

کوئی نسبت ماہ میں اور انکی چتون میں نہیں
جیا نہیں ہیں اسمیں اُس خورشید روشن میں نہیں

دور ہے طیبہ سے راحت جان کو تن میں نہیں
کیسی آسودہ چمن بلبل کو جو گلشن میں نہیں

کیا لگے باغِ جہاں میں آپکے طالب کا دل
گر نہو وے گل تو پھر کچھ لطف گلشن میں نہیں

جسکے دل میں شمع انکے عشق کی روشن نہیں
غیر ظلمت کچھ بھی اسکے خانۂ تن میں نہیں

آپ چاہیں تو کریں اعجاز سے روشن بصر
گرچہ استعداد بینش چشمِ سوزن میں نہیں

چیر ڈالا اک اشارہ سے قمر کی ڈھال کو
قوتِ دستِ تہی بازوے بہمن میں نہیں

احتسابِ شہ نے کس کجرو کو چھوڑا قید سے
کیا کمندِ کہکشاں گردون کی گردن میں نہیں

آسمان ہے آپکی درگاہِ والا کی زمین
اختر تابندہ میں ذرے ہے اوس آنگن میں نہیں

دیکھ پایا کس قدر دلکش کا جلوہ سروِ ناز
ایسا حیران ہے کہ گویا جان ہی تن میں نہیں

ہے گلستانِ مدینہ رشکِ باغِ ارم
وہ انکے صحرا میں جو نزہت ہے وہ گلشن میں نہیں

شرط ہے بینش نہیں تو نور ظلمت ایک ہے
وہ تجلی ہے وہان جو وسعتِ ایمن میں نہیں

ہے کمندِ عشقِ حضرت کہتے ہیں شہ رگ سے
دامِ حبِ سرورِ دین کسکی گردن میں نہیں

آنکھ ہو تو بھی نہیں مفتون نگارستانِ چین
کون سی صنعت ہے جو انسان کے تن میں نہیں

جلوہ فرما ہو اے رشکِ بہارانِ چمن
ہیں بہت حسن پہ مغرور عروسانِ چمن

بسکہ رہتا ہے گلِ عارضِ حضرت کا خیال
دامنِ دل ہے مرا دلکش دامانِ چمن

یاد آجاتی ہے گلزار مدینہ کی بہار
دیکھتا ہوں جو گل و سنبل و ریحانِ چمن

دردِ الفت سے کریں مثل عنادل فریاد
دیکھ پائیں جو وہ عارض گلِ خندانِ چمن

گلشنِ طیبہ کی سن سن کے بہارِ دلکش
خاک پر لوٹتے ہیں سنبل و ریحانِ چمن

چمن آرا ہو اگر بادِ صبائے یثرب
ہو نہ پامالِ خزاں حسنِ بہارانِ چمن

دیکھتا جلوہ مغیلانِ مدینہ کا اگر
سر اٹھاتا نہ کبھی سروِ خرامانِ چمن

کیا لکھوں وصفِ بہارِ چمنِ طیبہ کہ ہے
وہاں کی صحرا کی خزاں رشکِ بہارانِ چمن

فیضِ نعتِ رخِ گلگوں ہی سے مفتوں
ہر ورق ہے مرے دیوان کا خیابانِ چمن

بہار کوچۂ سلطانِ دیں جو دیکھ پاتی ہیں
بہارستانِ جنت کو کہاں نظروں میں لاتی ہیں

گلستانِ مدینہ کی زیارت کو جو جاتے ہیں
گل و ریحانِ جنت جھولیاں بھر بھر کے لاتی ہیں

جہاں نقشِ کفِ پائے پیمبر دیکھ پاتے ہیں
ملائک چومتے ہیں اور آنکھوں سے لگاتے ہیں

فنا ہو جاتے ہیں جو عشقِ سلطانِ رسالت میں
بقائے جاودانی و حیاتِ تازہ پاتے ہیں

شرف ملجاتا ہے جسکو مدینہ کی گدائی کا
عزیز و قیصر و فغفور کو کب منہ لگاتے ہیں

نہیں شبنم کہ یادِ گوہرِ دندانِ حضرت میں
کواکب بر فشاں کی طرح آنسو بہاتے ہیں

رخِ پرنور سے دیدے ہی نسبت بھولکر بیٹھے
خوشی سے پھول جامے میں نہیں پھولے سماتے ہیں

گدا اوس در کے والا سے کب محروم پھرتے ہیں
کہ نقدِ آرزو سے جیب و دامن بھر کے لاتے ہیں

ملائک نغمہ سنجی کرتے ہیں شوقِ زیارت میں
نہیں ہیں جانور اوس باغ میں جو چہچہاتے ہیں

نہیں زنہار ان کو حاجتِ کحلِ سلیمانی
غبارِ روضۂ اطہر جو آنکھوں میں لگاتے ہیں

کہاں قسمت کہ یہ مژدہ سنوں میں اپنے کانوں سے
چل اے مفتوں کہ تجھکو سرورِ عالم بلاتے ہیں

جسکو وہ حسن و جمال اپنا دکھا دیتے ہین
حور و غلمان کی ہوس دل سے مٹا دیتے ہین

لبِ جان بخش ہلانیکی اونہین کیا حاجت
ایک اشارہ مین وہ سو مردے جلا دیتے ہین

کسطرح حاتم طائی سے اونہین دون نسبت
کہ فقیرون کو وہ قارون بنا دیتے ہین

سیم و زر لعل و گہر کی ہے بیان کیا گنتی
دولتِ دین سے وہ آسودہ بنا دیتے ہین

ہوگیا خاکِ رہِ سرورِ دین جو کوئی
اپنی آنکھون مین ملک اوسکو جگہ دیتے ہین

پوچھتے کیا ہو مدینہ کے پھلون کی لذت
میوۂ خلدِ برین یاد دلا دیتے ہین

ہیچ سمجھے ہین دو عالم کو وہ لکر بروِش
کتنے اوس کوچہ کے شیرونکو بھگا دیتے ہین

دولتِ قربِ خدا پاتے ہین انعام مین وہ
نقدِ جان راہِ نبی مین جو لٹا دیتے ہین

زندگی ابدی پاتے ہین وہ اے مضمون
نقشِ موہومِ خودی کو جو مٹا دیتے ہین

بن رہا ہے وہ رخِ رشکِ قمر آنکھون مین
کب سماتی ہے بہارِ گلِ تر آنکھون مین

اللہ اللہ فروغِ دُرِ دندانِ نبی
بنگیا رشتۂ دُر تارِ نظر آنکھون مین

چشم افروز ہے یا رب رخِ رنگین کسکا
بنگئی باغِ نظر سیرِ نظر آنکھون مین

اکنظر مین کرین شیطان کو ملائک سیرت
رکھتی ہین سرورِ عالم وہ اثر آنکھون مین

نہ ہوئی واسطۂ رویتِ حسنِ نبوی
خار کیطرح کھٹکتی ہے نظر آنکھون مین

سلطنت ملکِ قناعت کی بھی ملجاوے
کب سماتا ہے بھلا دولت و زر آنکھون مین

خاکِ راہِ شہِ کونین ہون مین اے مضمون
کیون بٹھاوین نہ مجھے اہلِ نظر آنکھون مین

سنبل کہون اوس زلف کو نادان تو نہین مین
آتش زنِ کاشانۂ عرفان تو نہین مین

اوس چشمِ خدا بین کو کہون کسطرح جادو
بیدین تو نہین دشمنِ ایمان تو نہین مین

کیونکر نہ کرون شکر غلامِ شہِ دین ہون
عاصی ہون تو ہون کافرِ احسان تو نہین مین

ای خضر می وصل نبی کا ہون پیاسا   تشنہ جگر چشمۂ حیوان تو نہین مین
کیون دیکہہ نہین سکتی مجہی چشم بصیرت   انسان ہون خورشید درخشان تو نہین مین
کیون جلتی ہین مجہسی یہ حسد کیش ہمیشہ   آتش تو نہین برق درخشان تو نہین مین
کیون درپی آزار ہین اخوانِ زمانہ   ہون ذرۂ بیجان مہِ کنعان تو نہین مین
ہردم ہی رہِ عشق مین ہمدم سیہ غم   اس راہ مین کچہہ بی سر و سامان تو نہین مین
گو پست ہون ای پیرِ فلک تجہسی و لیکن   تیری طرح سرگشتہ و حیران تو نہین مین
گر نفع نہین مجہسی تو نقصان بہی نہین ہی   گلبن نہ سہی خارِ مغیلان تو نہین مین

کیون ہو نہ کلہ گوشہ مرا عرش پہ مفتون
ہون ذرۂ طیبہ مہِ تابان تو نہین مین

کشتۂ خنجرِ عشقِ شہ ابرار ہون مین   جگر افگار ہون مین
سر بسر سوختۂ آہِ شرربار ہون مین   ہمہ تن نار ہون مین
اے مسیحا لب جان بخش ہلا دیجی ذرا   کہ مجہی ہو شفا
مرضِ ہائل ہجر امین گرفتار ہون مین   سخت بیمار ہون مین
آہ کسطرح در سرورِ دین پر پہنچون   غم دوری سی چہٹون
بے زر و بے پر و بی یار و مددگار ہون مین   سخت ناچار ہون مین
جانبِ طیبہ اوڑا کر کے مجہی بادِ صبا   لیچل از بہر خدا
کہ پر کاہ کی مانند سبکبار ہون مین   لاغر و زار ہون مین
وہ تجلیٔ الہی ہے مدینہ مین عیان   کہ ہر ایک ذرہ وہان
ناز سے کہتا ہی خورشید سا انوار ہون مین   کانِ انوار ہون مین
زہد و تقوی پہ بہروسا ہی نہ طاعت پہ غرور   نہ عبادت پہ غرور
پارسا ہون نہ ولی ہون نہ نکوکار ہون مین   ایک گنہگار ہون مین

تیرے الطاف وعنایت سے ہے مجکو امید		————	الخدا وند حمید
گرچہ انواع عقوبت کے سزاوار ہون نہین		————	لائق نار ہون نہین
پوچھتے کیا ہو تم اس حشمت مہجور کا حال		————	زندگانی ہے وبال
گرچہ جیتا ہون مگر جینے سے بیزار ہون نہین		————	لیک ناچار ہون نہین

وہ ہے نزہت گلشن کوے نبی کہ جہان کے ایک چمن مین نہین
جو گلو نہین وہان کے ہے جلوہ گری گل و سنبل و باغ عدن مین نہین
ہے عارض سرور کون و مکان ہوا جب سے مدینہ مین نور فشان
وہ فروغ ہے ذرون مین وہانکے عیان کہ جو انجم چرخ کہن مین نہین
کہون کسطرح مین اونہین ماہ لقا کہ ہین حسن مین مہر سے ہی وہ سوا
کف پا مین ہے اونکے وہ نور و ضیا کہ عذار عروس چمن مین نہین
دیا سکو خدا نے وہ حسن لقا کہ ہو سرور کشور ناز و ادا
جو جمال ہے آپکا نام خدا کسی دلبر غنچہ دہن مین نہین
قد پاک کو دیکھے جو کبک دری ہو محبت سرو سہی سے بری
کہ جو اونمین ہے خوبی و جلوہ گری وہ صنوبر باغ عدن مین نہین
ہے ستایش نطق حبیب خدا لب مدح طراز ہین ذائقہ زا
نہین اوسکے کلام مین کچھ بھی مزہ صفت آپکی جسکے دہن مین نہین
گلہ کیا کرے حشمت سوختہ جان کہ عبث ہے شکایت دور زمان
کوئی دیکھا ہے اہل کمال یہان کہ جو آفت و رنج و محن مین نہین

جو بہار کوئے نبی مین ہے وہ جہان مین اور کہین نہین		ہے اوسیکا نقشہ ارم مگر وہ فضاے لطف قرین نہین
نہین ساکنان مدینہ کو چمن بہشت کی آرزو		جو نسیم طیبہ ہے دلربا وہ ہوائے خلد برین نہین
کہون باغ طیبہ کو کسطرح ختن اوچمن کہ خطا ہے		جو وہانکی غنچہ نہین ہے مہک وہ شمیم نافہ چین نہین

ہوئی ختم آپ کی ذات پر صفتِ ملاحت و دلبری
ہین جہان مین گرچہ بہت حسین مگر ایسا ماہ جبین نہین

فقط انس و جان نہین ہین وجہ اسباب اون نہین کہ ہو عیان
نہین بزمِ دہر مین مہمان کہ طفیلی شہِ دین نہین

ہوا سائل اونسی جو بینوا دیا جو کچھ اونسی طلب کیا
لبِ شنکِ لعل پہ آپکی کبھی آیا حرف نہین نہین

زہی صبر و حلم کہ دشمنون سے بھی انتقام نہین لیا
سہی جور و ظلم مگر کبھی ہوئی آپ چین بجبین نہین

عبث اے طبیب علاج مین مری خوض و فکر کرے ہے تو
کہ سوائے دید کے چارۂ دلِ خستہ حالِ حزین نہین

کہان جائے حشمتِ ناتوان کرے کس سے حالِ زبون بیان
کہ سوائے آپ کے خلق مین کوئی غمگسار و معین نہین

آنسو فراق مین نہ بہاؤن تو کیا کرون
بھڑکی ہے آگ گر نہ بجھاؤن تو کیا کرون

طوفانِ بحرِ حزن ہے جوش و خروش پر
آنکھون سے سیلِ خون نہ بہاؤن تو کیا کرون

بازو مین جبکہ طاقتِ پرواز ہی نھین
کنجِ قفس سے چھوٹ ہی جاؤن تو کیا کرون

اوس در پہ جبہہ سائی میسر ہوئی نہ آہ
خاکِ الم نہ سر پہ اوڑاؤن تو کیا کرون

نامِ نبی کہ باعثِ امن و امان ہے
تعویذِ جان اسے نہ بناؤن تو کیا کرون

خاکِ درِ حبیب ہے از راہِ اعتقاد
آنکھون مین اسکو گر نہ لگاؤن تو کیا کرون

تم بن جہان مین کون ہے غمخوار یا نبی
درد اپنا آپکو نہ سناؤن تو کیا کرون

اعدائے دین کے قتل کی طاقت نہین مجھے
تیغِ زبان بھی نہ چلاؤن تو کیا کرون

حاکم ہے وہ جو چاہے کرے اختیار ہے
حکمِ خدا مین سر نہ جھکاؤن تو کیا کرون

مفتون ادائے حقِ عبادت محال ہے
عذرِ خطا زبان پہ نہ لاؤن تو کیا کرون

ہوئے جو سرورِ دین جلوہ گر مدینہ مین
بنایا امن و سعادت نے گھر مدینہ مین

وہ نور چھایا ہے اوس آفتابِ خوبی کا
کہ ذرہ ذرہ ہے رشکِ قمر مدینہ مین

سوائے نور کے آتا نہین نظر ہمکا
نگاہِ غور سے دیکھو جدھر مدینہ مین

بہارِ گلشنِ مینو کی اونکو کیا پروا
جو خوش نصیب کہ رکھتے ہین گھر مدینہ مین

کہان ہے سدرہ و طوبیٰ مین وہ دلارائی
جو جلوہ رکھتے ہین نخل و شجر مدینہ مین

ہرا بھرا ہوا ایسا ہی ہے سبزہ پریون کا
جو دیکھتا ہے قطارِ شجر مدینہ مین

ہوا دلون سے ہوائے بہشت ہوتی ہے
ہوائے روح فزا دیکھکر مدینہ مین

ہر ایک گلشنِ سرسبز و باغ دلکش ہین
گذر ہے بادِ خزان کا مگر مدینہ مین

بکھرتے پہرتے ہین لعل و گہر مدینہ مین
کہ رشکِ لعل و گہر ہین حجر مدینہ مین

ادا ہے جسکی خجل ہووے زہرہ و شعبان
وہ خوش ترانہ ہے مرغِ سحر مدینہ مین

تجلی دیکھی تھی موسیٰ نے جو کہ ایمن مین
وہ دیکھتے ہین سب اہلِ نظر مدینہ مین

ہے موت وہان کی ہم آغوشِ زندگیِ ابد
جیون ہمیشہ مرون مین اگر مدینہ مین

سنائے مجکو جہانتک سکا اسکو اے چرخ
بتاؤن گا مین سمجھے پہنچکر مدینہ مین

مرے نبی سے مرا حالِ زار کہدینا
گذر ہو تیرا جو بادِ سحر مدینہ مین

الٰہی کردے وہ مفتون کے واسطے سامان
کہ پہونچ جائے یہ بے بال و پر مدینہ مین

دہوم تھی چرخ پہ سلطانِ زمان آتے ہین
فخرِ کونین شہنشاہِ جہان آتے ہین

جنکے باعث کیا اللہ نے پیدا اسکو
آج وہ موجبِ تخلیقِ جہان آتے ہین

جنکو دیدار کے مشتاق تہے ہم مدت سے
آج وہ خوبیٔ قسمت سے یہان آتے ہین

مشعلین نور کی ہاتہون مین لئے حور و ملک
مثلِ خدام کے خدمت مین دوان آتے ہین

غاشیہ دوش پہ رکھے ہوئے خود اسرافیل
ناز کرتے ہوئے باشوکت شان آتے ہین

طرقوا اطرقوا کہتے ہوے جبریل امین
تھامے شبدیزِ پیمبر کی عنان آتے ہین

چشمۂ کوثر و تسنیم سے آگے آگے
خضر کرتے ہوئے چہڑکاؤ دوان آتے ہین

حکم تھا خلد ہو آراستہ فردوس مین ہین
سیر کرنیکو سوئے کون و مکان آتے ہین

صف بصف حورین سلامی کو ہین استادہ — شاہد خاص خداوند جہان آتے ہین
عیسی و موسی و ادریس کرین استقبال — خواجۂ ارض و سماء عرش مکان آتے ہین

مژدہ دیتے ہیں باہم حور و ملک اے مضمون
کہ مبارک ہو شہ کون و مکان آتے ہین

نہین ہے لالہ فقط اوسکو داغدار و نہین — تمام غنچۂ گل ہین جگر فگار و نہین
تمام نبیون پہ ہے آپکو شرف حاصل — شرف ہے جسطرح خورشید کو ستارو نہین
دیا ہے آپکو اللہ نے وہ حسن و جمال — ہوا ہے ایسا نہووے گا گلعذار و نہین
وہ سلطنت ہے شہنشاہ دین کی نام خدا — کہ چلتے ہین مہ و خورشید آپکا اشارو نہین
زہی شجاعت و جرأت کہ جنگ مین تنہا — جہپی نہ آنکھ کبھی سیکڑون ہزار و نہین
وہ مہمان خدا اور سب طفیلی ہین — وہ کون ہے جو نہین اونکے ریزہ خوار و نہین
وسیلہ ہوتا شفاعت کا آپ کی نہ اگر — نجات پاتا نہ کوئی گناہگارون مین
کرین نہ بخت پہ کیون ناز جبرئیل امین — کہ ہین رسول خدا اسکے رکابدار و نہین
وہ رتبہ ہے شہ کونین کے غلامون کا — کہ تاجدار ہین سب اونکے باجدار و نہین
دُرِ نجف کے جو ذرہ و نہین ہے درخشانی — وہ روشنی ہے کہان چاند اور تارو نہین
بہار باغ ارم جسپہ خار کہاتے ہے — وہ خرمی ہے مدینہ کے لالہ زار و نہین
تجلی دیکھی تہی موسی نے جو کہ امین مین — وہ آج عام ہے یثرب کے کوہسار و نہین
محبت اونکی ہے عین محبت یزدان — پیاری اونکے ہین اللہ کے پیار و نہین

شرف ہے عشق گردون پہ مجکو اے مضمون
کہ ہون حبیب خدا کے ثنا نگار و نہین

یثرب بہار مین چمنستان سے کم نہین — کیسا چمن کہ روضۂ رضوان سے کم نہین
پہولون کا اوس چمن کی بیان کیا کرے کوئی — ہر خار خشک ہے گل خندان سے کم نہین

روشن اُنہین کے نور سے ہین انجمِ فلک
ذرّہ ہی وہان کے مہرِ درخشان سے کم نہین

طیبہ کو کہئے کانِ جواہر تو ہے بجا
ہر سنگ وہان کا لعلِ بدخشان سے کم نہین

کیا پوچھتے ہو مرتبہ اوس بادشاہ کا
خدام جسکے قیصر و خاقان سے کم نہین

اللہ نے فصاحتِ آن افصح العرب
ہر مستفید آپکا سحبان سے کم نہین

گستاخ ہو جو شانِ رسالت پناہ مین
شیطان ہے وہ غولِ بیابان سے کم نہین

تابِ نظر کہان کرے نظارہ آپکا
وہ برقِ حسن مہرِ درخشان سے کم نہین

پیدا کیا ہے حق نے کثافت سے پاک و صاف
وہ تن صفا مین آئینۂ جان سے کم نہین

ایکدم کا کاٹنا بھی دشوار ہے یہان
ہندوستان فراق مین زندان سے کم نہین

حاصل ہے جنکو ملکِ قناعت کی سروری
آسائش و غنا مین سلیمان سے کم نہین

سرگرم بندگی ہو غنیمت سمجھ یہ دم
سرعت مین عمر برقِ درخشان سے کم نہین

واوٗ	مفتون درِ رسول پہ بستر جمائیے وہ فرشِ خاک مسندِ خاقان سے کم نہین	ردیف

یا الٰہی مرضِ عشق لگا دے مجھکو
اپنا دیوانہ و سودائی بنا دے مجھکو

جلوۂ حسن دوئی سوز دکہا دے مجھکو
ہمہ تن طور کی مانند جلا دے مجھکو

رہون تا چند جگر سوختۂ سوزِ فراق
ساغرِ شربتِ دیدار پلا دے مجھکو

مرضِ ہائلِ عصیان مین گرفتار ہون مین
اے شفا بخش جہان جلد شفا دے مجھکو

بسطرح دام مین شیطان کی پہنسا ہون یا رب
اس ستمگار کے پہندے سے چھڑا دے مجھکو

دور کر دل سے مرے کبر و ریا و کینہ
صبر و تسلیم و رضا حلم و حیا دے مجھکو

خواہشِ جاہ و حشم ہے نہ تمنائے خدم
خادمِ سرورِ کونین بنا دے مجھکو

چشمِ ایمان کے لئے سرمہ بناؤنگا مین
خاکِ صحرائے مدینہ کوئی لا دے مجھکو

راہ گم کردہ و لدار ہون للّٰہ کوئے
جادۂ منزلِ مقصود بتا دے مجھکو

تیرے در پر نہ کروں نالہ و فریاد اگر
جاؤں کس در پہ بھلا تو ہی بتا دے مجھکو

ہے یہی حشمت مفتون کی تمنا یارب
اک نظر جلوۂ دیدار دکھا دے مجھکو

الٰہی ایسی غنائے قلبی عطا کر اپنے کرم سے ہمکو
رہے نہ زنہار کچھ تعلق کسیکے لاؤ نعم سے ہمکو

دکھا دے ایک جلوۂ دلآرا بہار باغ قدم سے ہمکو
نہ آرزوے بہار مینو نہ شوق سیر ارم سے ہمکو

دکھا کر ایک لمعۂ تجلی فروغ حسن قدم سے ہمکو
بصورت طور خاک کر دے جلا کے نیر قدم سے ہمکو

الٰہی اپنا غم محبت نکیجیو کم ہمارے دل سے
کہ ہے یہ گنج ملال خوشتر ہزار ناز و نعم سے ہمکو

کشاکش دار و گیر دنیا سے آگیا اتنا ناک میں دم
پلا کر اک جام بیخودی کا چھڑا دے قید الم سے ہمکو

اگرچہ ہر موے تن زباں ہو نہ شمہ شکر حق ادا ہو
بنایا خدام بارگاہ جناب شاہ امم سے ہمکو

اگرچہ اعمال زشت اپنے ہیں سزاوار سنگساری
مگر ہے امید عفو تیری کمال فضل و کرم سے ہمکو

مشاہدہ تیری ذات بیچون کا ہو شب و روز ہجر سے حاصل
وہ چشم روشن دل خدا بین عطا کر اپنے کرم سے ہمکو

یہی ہے اے کردگار بیچون دعائے شوریدہ حال مفتون
کہ کر دیا رعب میں داخل نکال ملک عجم سے ہمکو

سونگھے جو کوئی حضرت کے بدن کی خوشبو
لائے خاطر میں نہ پھر عطر سمن کی خوشبو

نکہت زلف پیمبر کا جو سودائی ہے
اسکو بھاتی ہے کہاں مشک ختن کی خوشبو

کہوں کسطرح بھلا زلف نبی کو سنبل
جسکا شمہ بھی نہیں سارے چمن کی خوشبو

رہگئی اپنا سا منہ لیکر ریاحین جنان
سونگھکر جسم شہنشاہ زمن کی خوشبو

ہر خس و خار مدینہ میں ہے گل کا عالم
تنکے تنکے میں سمائی ہے سمن کی خوشبو

زیب تقریر ہے کس غنچہ دہن کی خوشبو
بزم میں مہک گئی میرے سخن کی خوشبو

کس سمن رو کا بیان کرتا ہے تو اے مفتون
تیرے ہر شعر میں آتی ہے سمن کی خوشبو

پلادے اے ساقی سیمیں رو شراب وصال مجھکو
کہ آتش ہجر نے جلا کر کیا بہ رنگ زگال مجھکو

گدائے سلطان دین بنا دے جو داد ربیمال مجھکو
رہے نہ زنہار آرزوئے حصول مال و منال مجھکو

ہو عید کے دنسے بھی زیادہ وہ رات شادی و خرمی سے
نظر پڑے خواب میں جو اکشب وہ آفتاب جمال مجھکو

کہاں ہے ایمان جان کہاں ہے کہاں ہے دل سے کہاں ہے
کہ فرط شوق لقا سے اکدم ہے کاٹنا ایک سال مجھکو

لذیذ تر شہد زندگانی سے ہووے زہر آب تیغ مجھکو
سنا دیں اکبات اپنے لب سے جو وہ دم انتقال مجھکو

خبر لو اے خدا ہے آفت کہ ہے یہ ہنگام دستگیری
پھنسا ہوں گرداب معصیت میں برائے حق اب نکال مجھکو

وہاں متاع نفیس نادر یہاں نہیں نقد ناسرہ بھی
پڑیگی محشر میں کیسی مشکل یہی ہے ہر دم خیال مجھکو

مری مصیبت پہ رحم کیجے وصال سے شاد کام کیجے
ہجوم رنج و غم جدائی نے کر دیا پائمال مجھکو

زبان کرے بیان ہے قاصر بیان اوصاف شاہ دیں سے
کروں جو دعوائے مدح سنجی کہاں ہے یہ بھی مجال مجھکو

نہیں ہے کفریات سننے کی تاب باقی مرے جگر میں
ضلالت آباد کفر سے اب نکال اے ذوالجلال مجھکو

نہ دو تغافل کو راہ کار ثواب میں زینہار قاتل
کہ بار سر فرط لاغری سے ہے سنبھالنا محال مجھکو

یہی ہے شام و سحر ہمیشہ دعائے مفتون دل شکستہ
کہ دولت پائے بوس حضرت عطا کرے ذوالجلال مجھکو

کشتہ کیا اوس ابروئے خمدار نے مجھکو
بیمار کیا نرگس بیمار نے مجھکو

سب لوٹ لیا صبر و شکیب دل بیتاب
غارت کیا اوس طرۂ طرار نے مجھکو

آئینہ کی مانند جمال اپنا دکھا کر
حیران کیا کس آئینہ رخسار نے مجھکو

اپنی طرح آشفتہ بنا ہی لیا آخر
گیسوئے پریشان گرہ دار نے مجھکو

ناحق ہے گلہ دشمن بدکیش کا مفتون
کشتہ کیا جب اپنے ہی دلدار نے مجھکو

عطا کر یا الٰہی عشق سلطان زمن مجھکو
کہ خوشتر عیش و عشرت سے ہے رنج و محن مجھکو

بلا لیجے در دولت پہ اے شاہ زمن مجھکو
کہ ہے شام غریبان ہجر میں صبح وطن مجھکو

کبھی دیکھا تھا دنیا مین خوشی سی خندہ زن مجکو
رولاتا ہی عوض مین جسکی کج چرخِ کہن مجکو

فراقِ لعلِ زیبای شہنشاہِ رسالت مین
نہین کم خار سی ہرگز رگِ برگِ سمن مجکو

مدد ای جذبۂ شوقِ لقای سرورِ عالم
کہ ز پا ضعف سے چلنا قدم بھر ہی کٹھن مجکو

عنادل وار گرمِ نالہ و افغان ہون زیبا
گلِ رخسار دکھلا دیجے اے گلبدن مجکو

ہوا صحنِ گلستان صحنِ مسجد یادِ قامت مین
نظر آیا جو سروِ ناز و شمشادِ چمن مجکو

طبیعت دیکھئے کیسے لگے کی باغِ جنت مین
کہ ہی پیشِ نظر ہر دم مدینہ کا چمن مجکو

عبث کہتا ہی تو وصفِ جنانِ ہمین بغرای واعظ
سنا وصف و ثنا کوچۂ شاہِ زمن مجکو

ہی پیشِ سایۂ دیوارِ شاہنشاہِ دو عالم
ہی ایک ظلِ ہما و سایۂ زاغ و زغن مجکو

خیالِ عارضِ حضرت سی دل رشکِ گلستان ہی
نہ دو تکلیفِ سیر ای ہمصفیرانِ چمن مجکو

مشامِ جان نسیمِ مشک سے بنتا ہی عطر آگین
بنایا عشقِ گیسوی شہ ملکِ ختن مجکو

ملا یہ نسبتِ تشبیہِ لبِ زیبای حضرت سے
دعا دیوین عقیق و لعل و یاقوتِ یمن مجکو

ثنا پردازِ شاہنشاہِ اقلیمِ فصاحت ہون
بجا ہی گر کہین اہلِ سخن شاہِ سخن مجکو

مین وہ ہون رہ نوردِ وادیٔ اخلاص ای حشمت
کہ ہادی جانتا ہی اپنا قیس و کوہکن مجکو

جہان مین کوی حضرت کی برابر ہو تو کیونکر ہو
وہ محبوبِ خدا ہین انکا ہمسر ہو تو کیونکر ہو

مقامِ اولیت مین دوئی ممکن نہین ہرگز
وہ اول ہین کوی انکی برابر ہو تو کیونکر ہو

نہ وہ حسن و ملاحت ہی نہ وہ ناز و نزاکت ہی
شبیہِ عارضِ انور گلِ تر ہو تو کیونکر ہو

ملائک پنجۂ مژگان سی شانہ کرتی رہتی ہین
پریشان آپکی زلفِ معنبر ہو تو کیونکر ہو

وہ ہی گلدستۂ فردوس سے رنگین جوان سے
مقابل گیسوی حضرت کی عنبر ہو تو کیونکر ہو

مدد کو انکی ہی خیلِ ملک ہر دم کمر بستہ
پھر انکو احتیاجِ فوج و لشکر ہو تو کیونکر ہو

غلام انکی متاعِ دین و دنیا سی ہین مستغنی
انہین پروای ملک و دولت و زر ہو تو کیونکر ہو

نہین چلتا ہی جو اُن ہادیٔ برحق کی رستہ پر
وصولِ حق بھلا اُسکو میسر ہو تو کیونکر ہو

بخاراتِ غم و اندوہ دل سی اُٹھتے رہتے ہین
فروجوشِ سحابِ دیدۂ تر ہو تو کیونکر ہو

نہ زر نے زور نے بال و پر پرواز رکھتا ہون
زیارت باغِ یثرب کی میسر ہو تو کیونکر ہو

شفیع المذنبین کا جو کوئی منکر ہی ای مفتون
نجات اُسکو عذابِ نار سی گر ہو تو کیونکر ہو

کافی ہے گنجِ عشق اگر زر نہو نہو
جوہر بشر مین چاہیئی گوہر نہو نہو

نقدِ ولاے سرورِ دین کم نہین مجھے
مال و منال لعل و جواہر نہو نہو

کافی ہے سایہ دامنِ لطفِ رسول کا
ظلِ ہما اگر مرے سر پر نہو نہو

وہ سنگِ آستانہ ہے اورنگِ جم مجھی
زیرِ قدم سریرِ سکندر نہو نہو

شکرِ خدا کہ وارثِ سلطانِ دین ہون مین
دنیا مین مرتبہ مرا برتر نہو نہو

آشفتگانِ سرورِ دین کا ہی یہ قول
سودائے زلف کیجیے گر سر نہو نہو

کچھ غم نہین کہ شافعِ محشر ہین کفیل
غمخوار کوئی خویش و برادر نہو نہو

کیا کم ہین جبرئیل حفاظت کیواسطے
دربان درِ رسولِ خدا پر نہو نہو

کافی ہے مجکو ملکِ قناعت کی سلطنت
ملک و خزانہ رایت و لشکر نہو نہو

خیرِ اللباس شائین جسکی خدا کہے
وہ چاہئے لباس مشجر نہو نہو

بادِ صبا کو اپنا بناؤن گا نامہ بر
مجھ بینوا کے پاس کبوتر نہو نہو

اُس خاکِ پا سے دیدۂ ایمان ہی سرمگین
مفتون بلا سے کحلِ جواہر نہو نہو

رسولِ مقبولِ کبریا پر درود بھیجو سلام بھیجو
مقربِ حضرتِ خدا پر درود بھیجو سلام بھیجو

جو چاہتے ہو رضائے باری عذابِ دوزخ سے رستگاری
تو آلِ شاہِ دوسرا پر درود بھیجو سلام بھیجو

یہی ہی حکمِ خدائے برتر یہی ہی فرمانِ ربِ اکبر
کہ میرے محبوبِ باصفا پر درود بھیجو سلام بھیجو

نہوگا دنیا مین تمکو کچہہ غم ہوگی حفظ خدا مین ہردم
ہمیشہ اُس فخر انبیا پر درود بہیجو سلام بہیجو

یہی وسیلہ ہی قرب حق کا یہی سبب ہے رضای حق کا
جو چاہو **مفتون** تو مصطفےٰ پر درود بہیجو سلام بہیجو

ای شہ دین مقرب خاص خدا تمہین توہو
جلوہ فزاے مسند بزم دنیٰ تمہین توہو

جسکے متاع حسن کا آپ ہی مشتری خدا
نام خدا وہ یوسف مصر ادا تمہین توہو

جس سے یہ عرصۂ عدم ہوگیا روکش ارم
وہ سہی سرو گلشن ناز و ادا تمہین توہو

کرسکے کس طرح کوئی آپکی ساتہ ہمسری
شاہد برگزیدۂ خاص خدا تمہین توہو

ہین بہت انبیا مگر کون گیا ہی عرش پر
عز و کمال و قرب مین سب سے سوا تمہین توہو

پیدا نہوتے تم اگر کچہہ بہی نہوتا جلوہ گر
باعث خاص خلقت ارض و سما تمہین توہو

آپ کے فیض لطف سی تازہ ہی کشت آرزو
ابر سخاوت و کرم بحر عطا تمہین توہو

آپ کے در کو چہوڑ کر جای کہان یہ نوحہ گر
حامی خلق و شافع روز جزا تمہین توہو

ردیف حشمت دلفگار پر کیجئے لطف کی نظر
خستہ دلون کی واسطے چارہ نما تمہین توہو **الہاے**

کس سر مین نہین ہی سر سودای مدینہ
کس دل مین نہین داغ تمنای مدینہ

سن سن کے بہار چمن آرای مدینہ
ہے بلبل جان والہ و شیدای مدینہ

اے صل علی نور و تجلاے مدینہ
ہے صبح سعادت شب یلدای مدینہ

جب سی ہوی وہ گل چمن آرای مدینہ
گلزار ارم بنگیا صحرای مدینہ

دیوانہ محبت کا بنا دیتی ہے اپنا
ہے چشم پری نرگس شہلای مدینہ

ہر وقت بہرا رہتا ہے گلہای جنان سے
گلچین کی طرح دامن صحرای مدینہ

کس شوق سے بنکر ہمہ تن چشم کواکب
کرتی ہین شب و روز تماشای مدینہ

زندان سی زیادہ ہوا ہین گلشن فردوس
گر خواب مین حورونکو نظر آئی مدینہ

نازاں ہو نہ اتنا چمنِ خلد پہ رضوان
دیکھے تو ذرا آکے تماشائے مدینہ

لب فرطِ حلاوت سی بند ہی جاتی ہیں باہم
کیسے ہو بیاں لذتِ خرمائے مدینہ

خالی ہے تو ہو نقدِ عبادت سی مرا تہیہ
کافی ہے مجھے نقد تولّائے مدینہ

زندہ کئی اک دم میں دلِ مردہ ہزاروں
ادنیٰ ہے یہ اعجازِ مسیحائے مدینہ

بھاتا ہی نہیں دلکو مری سندس و مخمل
ہے پیشِ نظر سبزۂ صحرائے مدینہ

تسنیم جسے کہتے ہیں چشمہ ہی وہاں کا
طوبیٰ بھی ہے اک نخلۂ زیبائے مدینہ

بیزار ہو شداد گلستانِ ارم سے
دیکھے جو کبھی نزہتِ صحرائے مدینہ

ہوتی نہ کبھی سلکِ رسالت میں یہ زینت
ہوتے نہ اگر وہ دُرِ یکتائے مدینہ

افلاک کو بھی نہ بناتے یہ رحمد بند
گر دیکھتے وہ گنبدِ خضرائے مدینہ

اے یارِ خدا حشمتِ مفتوں کو بھی اک دن
دکھلا دے بہارِ طرب افزائے مدینہ

مناجات

بنا دے عشق کا اپنے مجھے بیمار یا اللہ
مئے الفت سے کر دے جامِ دل سرشار یا اللہ

پلا کر بادۂ توحید ایسا مجھکو
نہ آوے دل میں ہرگز خطرۂ اغیار یا اللہ

رہوں تا عمر تیری یاد میں اور وقتِ مردن بھی
زباں پہ ہووے تیرا نام گوہر بار یا اللہ

کہاں رتبہ کہ بیداری میں دیکھوں تجکو دنیا میں
دکھا دے خواب میں ہی جلوۂ دیدار یا اللہ

چھٹا کر زنگ غفلت کا مرے آئینۂ دل سے
بنا دے رشکِ خورشیدِ پر انوار یا اللہ

توہی ہے خالقِ برحق توہی ہے رازقِ مطلق
توئی ہے حافظ و ناصر توئی غفار یا اللہ

قِنِی یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ کُلِّ اَمْرِءٍ فَزَعًا
مِنْ اَهْوَالِ الْحِسَابِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ یا اللہ

تری رحمت سے ہے امید مجکو رستگاری کی
اگرچہ ہوں سیہ رو اور بدکردار یا اللہ

بچا و بچا تو ہی شیطان سے میرے نقدِ ایماں کو
پڑا ہی تاک دہوکہ سے یہ مکار یا اللہ

بجز تیری نہین ہی چارہ ساز بیکسان کوئی
کہون بن تیری کس سی اپنا حالِ زار یا اللہ

نکر محتاج دنیا مین کسی مخلوق کا مجکو
نہون چشمِ خلائق مین ذلیل و خوار یا اللہ

مری احباب کو محفوظ رکہہ ہر ایک آفت سی
جلے جو دشمنِ دین کر اسی فی النار یا اللہ

گروہِ اولیا مین اپنی مفتون کو بہی داخل کر
بحقِ سرورِ دین احمدِ مختار یا اللہ

غزل

ترا سودا ہو جسمین ہی وہ سر دستار یا اللہ
وہ دل جو خنجرِ الفت سے ہو افگار یا اللہ

بجز تیری نہین ہی دونون عالم مین غنی کوئی
تری محتاج ہین سب مفلس و زردار یا اللہ

وَاِنْ مِنْ کائنٍ اِلّا ہو بالتسبیح مشغول
نہ انس و جن کہ ہر برگِ گل و اشجار یا اللہ

ترا در چہوڑ کر کوئی کہان جاوی اگر جائے
کہ بن تیری نہین کوئی کفیلِ کار یا اللہ

قطعه

اگرچہ ہو سیاہی کی جگہ پانی سمندر کا
قلم ہون شاخہای جملۂ اشجار یا اللہ

ازل سی تا ابد لکہین جن و انس و ملک ہر دم
نہو شمہ بہی تیری حمد کا اظہار یا اللہ

پہنسی ہی کشتیِ عمر اپنی طوفانِ معاصی مین
کر اپنی لطف و عنایت سی بیڑا پار یا اللہ

قطعه

کرم سی اپنی تو مجکو بہی پہونچا دی مدینہ مین
کہ ہی ہندوستان سی دل بہت بیزار یا اللہ

اگرچہ پہونچنا اس عاجز و بیکس کو ہی مشکل
ولیکن تیری آگے کچہ نہین دشوار یا اللہ

توہی ہی قاضی الحاجاتِ عالم جلد پوری کر
امیدِ حشمتِ مفتون دلِ افگار یا اللہ

غزل

دکہا دے الٰہی دیارِ مدینہ
گلستان بنو بہارِ مدینہ

کرین تو ذرا آکے بہزاد و مانی
تماشائے نقش و نگارِ مدینہ

سلاطین کو چہوڑ دین مول لیکر
گدایانِ گردون وقارِ مدینہ

سرِ پیرِ فریدون سے رکہتا ہی نفرت
غلامِ درِ شہریارِ مدینہ

نہین انکو پروائے کحل الجواہر
میسر ہو جنکو غبارِ مدینہ

خیابانِ فردوس پہ خندہ زن ہے — گلستانِ خرم بہارِ مدینہ
گلستان سے بہتر ہے صحرا وہان کا — سرِ شاخِ گل پہ رکھتا ہی خارِ مدینہ
وہ دن کونسا ہوگا یارب کہ ہم بھی — کرین سیرِ باغ و بہارِ مدینہ
دکھا خواب مین ہی ہمین یا الٰہی — جمالِ رخِ شہریارِ مدینہ
بھٹکتا پھرے ہے کہان اے مہوس — ہے اکسیر گرد و غبارِ مدینہ

بقائی ابد چاہتے ہو جو مفتون
کرو نقدِ جان کو نثارِ مدینہ

لا معبود الا اللہ	وفق ۱:	لا مطلوب الا اللہ
لا مقصود الا اللہ		لا موجود الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ		محمد الرسول اللہ
لا جبار الا اللہ		لا قہار الا اللہ
لا ستار الا اللہ		لا غفار الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ		محمد الرسول اللہ
لا حنان الا اللہ		لا منان الا اللہ
لا دیان الا اللہ		لا برہان الا اللہ
لا الٰہ الا اللہ		محمد الرسول اللہ
ہل من عونٍ غیر اللہ		لا تتحمل الا ایاہ
ما الحکم الا للہ		والنصر من عند اللہ
لا الٰہ الا اللہ		محمد الرسول اللہ
مفتاحِ ابوابِ جنان		مصباحِ کاشانۂ جان
قندیلِ عرشِ عرفان		شمعِ دین نورِ ایمان

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

گرچہ ہے تو جور و قصور — اور ہے وصل حق منظور

غفلت دل سے کر کے دور — گریہ و زاری بحضور

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

مصقل دلہائے سیاہ — روشنی جانہائے تباہ

راہ نمائے ہر گمراہ — کلمۂ طیب ہے واللہ

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

ہر غم سے ہو بیڑا پار — چھوٹے نار سے روز شمار

گھر اسکا ہو دار قرار — پڑھ لے دل سے جو اکبار

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

داروئے دلہائے علیل — صحت بخش طبع کلیل

واسطۂ انعام جزیل — اور توحید حق کی دلیل

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

بنیاد و کاشانۂ دین — اور ستون شرع متین

افزائندۂ علم و یقین — اور شفیع یوم الدین

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

واسطۂ فیض بیچون — فرحت بخش ہر محزون

موجب لطف گوناگون — ہے یہ کلمہ اے مفتون

لا اله الا الله — محمد الرسول الله

مناجات

ہے توئی کردگار یا اللہ — توہی پروردگار یا اللہ

ہے توہی سب کا قاضی الحاجات	توہی آمرزگار یا اللہ
دے جسے چاہی عزت و ذلت	ہے تجھے اختیار یا اللہ
خالی پہرتا نہین تری در سے	کوئی امیدوار یا اللہ
کر عطا اپنی لطف سے مجکو	دیدۂ اعتبار یا اللہ
بن تری لطف عام کے اپنا	کون ہی غمگسار یا اللہ
رہون تا چند خنجر غم سے	خستہ و دلفگار یا اللہ
اپنا حسن و جمال دکہلا دے	خواب مین ایکبار یا اللہ
جادۂ مستقیم ایمان پر	رکہہ ہمین برقرار یا اللہ
حشر کے دن عذاب دوزخ سے	کیجیو رستگار یا اللہ
کوچۂ شاہ دین مین پہونچا دی	میرا مشت غبار یا اللہ
رکہہ مجھے اور مری مریدون کو	خرم و کامگار یا اللہ
اور سب حاسدان بیدین کو	دونون عالم مین خوار یا اللہ

دین و دنیا مین اپنی مفتون کو
بخش عز و وقار یا اللہ

ہے یہی تجہسے شب و روز دعا یا اللہ	کر ہمین اپنی محبت مین فنا یا اللہ
اپنی ہی یاد مین رکہہ صبح و مسا یا اللہ	یاد غیرونکی مری دل سے بہلا یا اللہ
نہ رہے شائبہ روی و ریا کچہ باقی	کر عنایت وہ ہمین صدق و صفا یا اللہ
عشق مین اپنی عطا کر وہ ہمین محویت	کہ نظر آئے نہ کچہ تیری سوا یا اللہ
عمل خیر کی توفیق عطا کر ہمکو	بدعت و شرک و ضلالت سی بچا یا اللہ
اپنی اعمال شنیعہ سے پشیمان ہون مین	عفو کردی مری سب جرم و خطا یا اللہ
ہین کمالات تری وہم و گمان سی برتر	غیر ممکن ہی تری حمد و ثنا یا اللہ

چارہ گر کوئی نہین بن تری بیچارونکا ‌‌ ‌ عرض پھر کس سے کرون تیری سوا یا اللہ
گر عنایت وہ نہین رتبۂ صبر و تسلیم ‌ ‌ ‌ رہین تقدیر پہ راضی برضا یا اللہ
ہو دمِ مرگ ترا نام زبان پر جاری ‌ ‌ ‌ ہووے یون خاتمہ بالخیر مرا یا اللہ

میرے احباب کو رکھیو دو نو جہان مین خرم
ہے یہی حشمتِ مفتون کی دعا یا اللہ

ابتدا لا الہ الا اللہ ‌ ‌ ‌ منتہا لا الہ الا اللہ
چاہتا ہی اگر نجات اپنی ‌ ‌ ‌ پڑھ سدا لا الہ الا اللہ
علتِ کفر و شرک و بدعت کے ‌ ‌ ‌ ہے دوا لا الہ الا اللہ
ناخدا ہے جہاز امت کا ‌ ‌ ‌ باخدا لا الہ الا اللہ
دونو عالم مین مومنو نکے لئے ‌ ‌ ‌ آسرا لا الہ الا اللہ
بہر دلہائے تیرہ و تاریک ‌ ‌ ‌ مصقلہ لا الہ الا اللہ
مرضِ جان گر ہی عصیان کی ‌ ‌ ‌ ہے شفا لا الہ الا اللہ
ہوگیا جنتی اگر دل سے ‌ ‌ ‌ پڑھ لیا لا الہ الا اللہ

چاہتا ہے جو لطفِ حق مفتون
پڑھ سدا لا الہ الا اللہ

علاجِ زخمِ عصیان لا الہ الا اللہ ‌ ‌ ‌ دوائے دردِ نہان لا الہ الا اللہ
بہارِ گلشنِ جان لا الہ الا اللہ ‌ ‌ ‌ کلیدِ باغِ جنان لا الہ الا اللہ
صفائی آئینۂ دل اگر تو میخواہی ‌ ‌ ‌ بصدق قلب بخوان لا الہ الا اللہ
اگر تقرب درگاہ حق طلب داری ‌ ‌ ‌ نمائی وردِ زبان لا الہ الا اللہ
برائے دفع بلیات اہل ایمان را ‌ ‌ ‌ حصار امن و امان لا الہ الا اللہ
روا مدار تغافل ز کلمۂ تہلیل ‌ ‌ ‌ کہ ہست صیقلِ جان لا الہ الا اللہ

بگفت سرورِ عالم کہ خلدِ صحرائیست — نہال دلکشِ آن لا الہ الا اللہ
بغیر ذکر نباشد اثر بہ تیغ زبان — کہ ہست جوہرِ آن لا الہ الا اللہ

ردیف — اگر سعادتِ دارین خواہی ای مفتون
بخوان بصدقِ جنان لا الہ الا اللہ — البائے

جب کوئی وصف مدینہ کا سنا جاتا ہی — آتشِ شوق سے دل میں اجلا جاتا ہی
جب خیال اُس رخ گلرنگ کا آجاتا ہی — جلوۂ گلشن فردوس دکہا جاتا ہے
کس گلِ حسن کا آیا ہی تصور دل مین — غنچۂ خاطرِ پژمردہ کہلا جاتا ہے
دیکہکر رفعتِ ایوانِ شہِ عرش نشین — سرِ افلاک خجالت سے جہکا جاتا ہے
نقدِ امید سے بہر دیتے ہین دامن آسکا — درِ اقدس پہ جو محتاج و گدا جاتا ہے
بیگمان منزلِ مقصود پہ پہونچے گا وہی — آپ کی راہ پہ سیدہا جو چلا جاتا ہے
جلوہ گر ہو جئے اے مہرِ ہدایت للہ — پہر جہان کفر سے تاریک ہوا جاتا ہے
ہو گیا نیرِ اسلام چراغِ سحری — لو خبر ورنہ کوئی دم مین بجہا جاتا ہے
جسکے پرتو سے منور ہے سراسر عالم — اب وہ خورشیدِ جہانتاب چہپا جاتا ہے
توئی پہونچا ئی مدینہ مین تو پہونچون یارب — ہاتہہ مین نقد نہ پاؤن سے چلا جاتا ہے
المدد المدد اے ساقیِ حوضِ کوثر — سوزِ ہجران سے جگر میرا جلا جاتا ہے
مُردنی چہا گئی چہرے پہ دم آیا لب پر — نقشِ ہستی کوئی لحظہ مین مٹا جاتا ہے

کہدو للہ کوئی میرے مسیحا سے ذرا
اپنے مفتون کی خبر لو کہ مرا جاتا ہی

[illegible]

ای بارِ خدا ایزدِ غفار توہی ہے — ہم بندے ہین اور مالک و مختار توہی ہے
بے مادہ ایک کن سے کیا خلق کو پیدا — وہ صانع بیچون و مددگار توہی ہے
آتش کو کرے باغ کرے باغ کو آتش — جو چاہے کرے قادر و مختار توہی ہے

تجھسے نہ کہون حال تو پھر کس سے کہون مین
ہر عاجز و بیکس کا مددگار توئی ہے

بن تیرے کرے کون علاج دلِ خستہ
مرہم نہِ ہر سینۂ افگار توئی ہے

رکہتا ہے خبر صالح و طالح کی برابر
وہ رازقِ جان بخش و جہاندار توئی ہے

اسے عشق کر آزاد مجہے قید خودی سے
آتش زنِ کاشانۂ پندار توئی ہے

یارب مرض جہل و معاصی سے شفا دے
شافی ہر علت و آزار توئی ہے

مفتوں کے گناہوں کو بہی بخش اپنے کرم سے
بخشندۂ ہر عاصی بدکار توئی ہے

مرحبا اے رہِ فردوس دکہانیوالے
خلق کو آتش دوزخ سے بچانیوالے

آدم و شیث سے تا عیسیٰ ابنِ مریم
تہے یہ سب مژدۂ حضرت کے سنانیوالے

نسبت اُنسے نہین یوسف کو کہ وہ شاہدِ حق
اور یہ ہین دل انسان کو لبہانیوالے

ساغرِ کوثر و تسنیم سے ہونگے سیراب
عشق حضرت مین جگر اپنا جلانیوالے

جنکو نظارۂ دندانِ نبی ہوئے نصیب
ہین وہی گوہرِ مقصود کے پانیوالے

پائین گے دولتِ دیدار خدا محشر مین
نقد جان راہ پیمبر مین لٹانیوالے

نہ ڈہیا پر نہ ڈہیا اُن سے یہ قصرِ محکم
ڈہیگئے آپ ہی سب دین کو ڈہانیوالے

دیکہتے ہی نہین جنت کو اُٹہا کر کے نظر
چمنِ طیبہ سے دل اپنا لگانیوالے

ہا سے ابکی بہی زیارت سے رہے ہم محروم
گئے جو قافلے یثرب کو تہے جانیوالے

کیا کرین لے کے بہلا تختِ سلیمانی کو
گرد اُس راہ کی آنکہون سے لگانیوالے

عیش جاوید و بقائے ابدی پاوین گے
راہ اسلام مین تکلیف اُٹہانیوالے

جنکے حق مین ہو ویطہرہم تطہیرا
وہ مقدس ہین پیمبر کے گہرانیوالے

ہمکو بہی ایک نظر جلوۂ حسنِ ازلی
اے مہ و مہر کو شرمندہ بنانیوالے

حق نگہبان ہے تو کیا خطرۂ اعدائے لعین
دم مین مٹ جائینگے سب ہمکو مٹانیوالے

جلین جتنا ہی جلین آپ ہی جلجائینگے — آتش رشک سے دل اپنا جلانیوالے

عرض کردیجیو مفتونِ حزین کا ہی سلام
اے دیارِ شہِ کونین کے جانیوالے

در بیان شفاعت

پیش حق سب اشک نومیدی بہاتی جائینگے — ڈرتی ڈرتی گرتی پڑتی تہرتہراتی جائینگے
عام کس گنتی ہین ہین خود اولیا و انبیا — لب پہ نفسی نفسی ہین خوف کہاتی جائینگے
لیکن اسدم سرورِ دین از سرِ ناز و ادا — مسکراتی شانِ محبوبی دکہاتی جائینگے
سر پہ اکلیلِ شفاعت کا کلین کہولی ہوئے — امتی گویان لبِ معجز ہلاتی جائینگے
پیش و پس خیلِ ملائک ساتہ فوجِ انبیا — حور و غلمان زیرِ پا آنکہین بچہاتے جائینگے
اور جبریلِ امین اُس دم نقیبونکی طرح — آگے آگے طرقو کہتے ہٹاتی جائینگے
عاشقانِ سوختہ جان خاکِ راہِ مصطفے — از سرِ شوق اپنی آنکہون مین لگاتی جائینگے
الغرض اس شان و شوکت سے وہ محبوبِ اله — سب کی دل سے داغ نومیدی چہڑاتے جائینگے
پائینگے فی الفور مانگینگے جو کچہ اللہ سے — بخشتا جائیگا حق وہ بخشواتی جائینگے
تشنگی سے جانِ عالم جب لبونپر آئیگی — جامِ کوثر انکو بہر بہر کر پلاتی جائینگے
گرمیِ محشر سے ہو جائیگی جب حالت تباہ — سرپر انکے دامنِ شفقت اڑہاتی جائینگے

نعت پڑہ پڑہ کر سناتا جائیگا مفتون انہین
آپ سن سنکر خوشی سے مسکراتی جائینگے

در بیان ولادت

مقتدائی انبیا پیدا ہوئے صلِ علےٰ — پیشوائی اتقیا پیدا ہوئے صلِ علیٰ
تاجدارِ ہل اتی پیدا ہوئے صلِ علیٰ — شاہِ لولاک لما پیدا ہوئے صلِ علیٰ
گوہرِ دریائے صفا و نیرِ برجِ وفا — مظہرِ علم و ہدا پیدا ہوئے صلِ علیٰ
جنکے فیضِ علم سے ساری نبی ہین مستفید — وہ نبی الانبیا پیدا ہوئے صلِ علیٰ
مژدہ گو تہی جنکے ابراہیم و الیاس و مسیح — وہ حبیبِ کبریا پیدا ہوئے صلِ علیٰ

کفر کی ظلمت ہوئی کافور جنکے نور سے
آج وہ شمس الضحی پیدا ہوئی صلِّ علیٰ

جنکے باعث سے ہوا ہی ساری عالم کا ظہور
وہ شہِ ارض و سما پیدا ہوئی صلِّ علیٰ

امتِ عاصی کی ساری مشکلین حل ہوگئین
شافعِ روزِ جزا پیدا ہوئی صلِّ علیٰ

کہتے ہی حور و ملک مفتونؔ ز راہِ تہنیت
لو مبارک مصطفا پیدا ہوئی صلِّ علیٰ

ہی نطقِ مصطفا مین جو لذت بھری ہوئی
کب ہی وہ شہد جانہین حلاوت بھری ہوئی

جانِ ملک بھی سامنے جسکے کثیف ہے
وہ ہی تنِ نبیؐ مین لطافت بھری ہوئی

ہوگی نہ ایسی عارضِ حورانِ خلد مین
پائے نبیؐ مین ہی جو نزاکت بھری ہوئی

دشمن کے حال پر بھی عنایت کی تھی نظر
چشمِ نبیؐ مین ہی وہ مروت بھری ہوئی

اکسیر ہی غبارِ کفِ پائے مصطفےٰ
دنیا و دین کی اسمین ہی نعمت بھری ہوئی

وہ دبدبہ ہے آپ کے ادنیٰ غلام کا
شاہونکے دلمین بھی ہی ہیبت بھری ہوئی

زیبا ہی حکمتون کا خزانہ کہون اگر
ہر بات آپکی ہی وہ حکمت بھری ہوئی

ای کاش خواب مین ہی زیارت ہو آپکی
مدت سے دلمین بھی ہی حسرت بھری ہوئی

رفعت نبیؐ کے قصر کی دیکھے اگر فلک
ہو جائے دور سر سے یہ نخوت بھری ہوئی

پیمانہ مراد ہے اسکا بھرا ہوا
ہی جسکے دلمین الفتِ حضرت بھری ہوئی

شیرینئ ثمارِ مدینہ نہ پوچھیے
حنظل مین بھی وہانکی ہی لذت بھری ہوئی

ہر پھول حسن مین بھی ہی رخِ حور سے سوا
ہر پنکھڑی ہی لاکھہ نزاکت بھری ہوئی

ہر خار و خس مین بھی ہی وہ عالم بہار کا
سو سو طرح کی اسمین ہی نکہت بھری ہوئی

خفاش مین وہانکی ہما کی ہی خاصیت
ہر چیز مین ہی بسکہ سعادت بھری ہوئی

مضمونِ ثنا طراز لبِ شاہِ دین ہو نہین
کیون ہو مری سخن مین نہ لذت بھری ہوئی

جسے میسر ہو آستانِ حبیبِ یزدان کی پاسبانی
وہ کیا کرے لیکے صدرِ جمشید و تختِ دیہیمِ خسروانی

تمہیں ہو محبوبِ حضرتِ حق مقربِ کردگارِ مطلق
ہوئی ہے کسکو نصیب ایسی خدائے برتر کی رازدانی

نہ ہی محبت کہ حق نے انکو دکہایا دیدار خود بلا کر
کہا جو موسیٰ نے رب ارنی جواب پایا کہ لن ترانی

ہمیشہ ہنارا بر نیسان کو دستِ جودِ نبی سے نسبت
وہ سال مین ایکبار دیکہ کرے ہے ہر دم گہر فشانی

اطاعت اونکی نہ ہووے کیونکر ہر ایک مومن پہ فرض و لازم
کہ ہے کلام انکا فی الحقیقت بعینہ وحی آسمانی

وہ شان و شوکت ہے بارگاہِ نبی کی اونکی گداگروں کی
کہ باعثِ ننگ جانتے ہین خطابِ نوشیروانِ ثانی

اگر ہو خدامِ سرورِ دین کو ذوق و شوقِ سماع پیدا
کرے خود آکر فلک سے زہرہ حضور مین انکی نغمہ خوانی

یہ روشنی بخشِ دیدہ و دل وہ بیش افزای چشم سرمہ
نہ کہیے گرد و غبار کوئے رسول کو کحلِ اصفہانی

اٹھاتا اگر قبہ نبی سے نہ سر کو اپنے ز راہِ نخوت
نہ پڑتی ہندوئے آسمان کے گلے مین زنجیرِ کہکشانی

وہ مدح سنجِ کلاب نبا ہے اور مین وصفِ پیمبر
کہان ہے یہ سجا انکا منہ کہ مجھسی کریگا عو اہر بانی

خراب خستہ پھرے ہین در در تمہارے در کے فقیر ہو کر
بلاؤ شاہا ہمین بھی در پر ز راہِ الطاف و مہربانی

بچو گے دنیا مین ہر بلا سے یہ ہو گی عقبیٰ مین سب سے بالا
رہو مدینہ مین چل کے مفتون جو چاہو تم عیشِ جاودانی

قمر کو دیکہکر حسنِ پیمبر یاد آتا ہے
وہ رشکِ مہر رخسارِ منور یاد آتا ہے

نظر کرتا ہون جسدم خم مین خورشید کیجانب
وہ خطِ پیراہن روئے پیمبر یاد آتا ہے

سرِ انور پہ ابرِ مشکین دیکہکر دل کو
رخِ انور پہ زلفِ معنبر یاد آتا ہے

نظر پڑتی ہے جسدم نرگسِ گل پر گلستان مین
وہ چشمِ نازنین و روئے انور یاد آتا ہے

میسر جسکو ہو جاتی ہے خاک اس کوئے اطہر کی
تو پھر اسکو کہان کحل الجواہر یاد آتا ہے

صفت جسدم بیان کرتا ہے واعظ باغِ رضوان کی
تو مجکو گلشنِ کوئے پیمبر یاد آتا ہے

قمر کے آس پاس انجم کو جسدم دیکہتا ہون مین
ہجوم اصحاب کا گردِ پیمبر یاد آتا ہے

گدا جو کوچہ سلطانِ دین کی مل گئی جسکو
ہوا جنت مین وہ اکثر کہ پہر یاد آتا ہے

محبت سے جہاں کی سرد ہو جاتا ہے دل میرا
جو رنج و صدمۂ آلِ پیمبر یاد آتا ہے

مزا زہر آب ہو جاتا ہے شہدِ زندگانی کا
اگر ہنگامۂ عرصاتِ محشر یاد آتا ہے

جو کرتا ہے کوئی تعریف حسنِ ماہِ کنعان کی
وہ چہرہ روکش خورشید انور یاد آتا ہے

سہی سرو چمن کی خوش خرامی دیکھکر مفتون
خرامِ ناز بالائے پیمبر یاد آتا ہے

یہ پیراہن شاہ دنیا و دین ہے
یہ پیراہن خاتم المرسلین ہے

لگائیں ملک کیوں نہ آنکھوں سے اپنی
عبائے حبیب جہان آفرین ہے

نہو اسمیں کیوں چشم مشتاق روشن
کہ پیراہن یوسف مصر دین ہے

مشام اس سے ایمان کا ہو کیوں نہ تازہ
بسی اسمیں بوئے تن شاہ دین ہے

یہ جبہ ہے اُس خواجۂ دوسرا کا
کہ جو پادشاہ زمان و زمین ہے

بیان کیا کروں اسکی خوبی کہ جس سے
عیان صنعت احسن الخالقین ہے

ہے کس رشک گل کی عبائے معطر
خجل جس سے عطر گل یاسمین ہے

گریبان ہے جبۂ مصطفیٰ کا
و یا مطلع مہر علم و یقین ہے

یہ گھنڈی ہے یا مردم چشم غلمان
یہ تکمہ ہے یا دیدۂ حور عین ہے

خزینہ ہے انوار حسن ازل کا
کہ پیراہن شاہ کی آستین ہے

ہے دامن کہ بال ہمائے سعادت
و یا سائبان سر فدوین ہے

تڑپتا ہے شوق جمال نبی میں
جدائی سے بیتاب و اندوہگین ہے

دکھا دے اسے وہ جمال جہانترا
یہی بس تمنائے قلب حزین ہے

الٰہی بحق عبائے مبارک
کرم کر کہ مفتون کا کوئی نہیں ہے

لب بلبل سے گر وصف دہان مصطفیٰ نکلے
لب ہر غنچہ سے بیساختہ صلِّ علیٰ نکلے

اگر ڈھونڈھی چراغ ہر لیکر ہاتھ مین کوئی
نہین ممکن کہ تمسا دوجہا نمین دوسرا نکلے

وہ خوشبو ہی تن گلبوئی سلطان رسالت مین
مہک اٹھا وہ رستہ جسطرف کو آپ جا نکلے

زر و گوہر سے کر دیتی ہین پہلے ہی غنی اسکو
لب سائل سی کیا ممکن کہ حرف مدعا نکلے

بنا دی ہر شجر کو دلکشی مین غیرت طوبی
نسیم باغ طیبہ گر کسی گلشن مین آ نکلے

تمنا ہے کہ آنکھو نکو ملون اس آستانہ پر
الہی کب وہ دن ہوگا کہ دل کا حوصلہ نکلے

خدا را سرور عالم سی میرا حال کہدینا
اگر تم مین سی ای یارو کوئی یثرب مین جا نکلے

وہ دل جسمین نہو حب نبی صد چاک ہو جائی
وہ کٹ جائی زبان جس سی نہ ذکر مصطفی نکلے

نہ آیا کام کوئی وقت پر جز رحمت عالم
جنہین ہم آشنا سمجھی تھی سب نا آشنا نکلے

رکھو ہر دم وظیفہ اپنا اے دل نعت پیغمبر
رہی جب تک زبان منہ مین ثنائی مصطفی نکلے

وہ مضمون نعت کو تحریر کیجی جنکو سنکر کے
دبیر چرخ کی منہ سی بھی بانگ مرحبا نکلے

پلا دی وہ شراب شوق یارب اپنی مضمون کو
کہ ہر ایک موئی تن سی رب ارنی کی صدا نکلے

کاش یثرب مین اگر اپنا وطن ہو جائی
جیتی جی گلشن فردوس مین گھر ہو جائے

وصف سن پائین گلستان مدینہ کا اگر
اہل فردوس کو فردوس سقر ہو جائے

عکس اس عارض پر نور کا پڑ جائے اگر
ذرہ خجلت دہ خورشید و قمر ہو جائے

در محبوب خدا جسے ملجائے پناہ
گردش دہر سے بےخوف و خطر ہو جائے

گر بسر قہر و غضب سے وہ کرین ایک نظر
قلعۂ چرخ ابھی زیر و زبر ہو جائے

مال دنیا کا اگر آپکو آجائے خیال
لعل و یاقوت ہر ایک خشت و حجر ہو جائے

چمن آرا ہو اگر باد بہار یثرب
خار بھی حسن مین رشک گل تر ہو جائے

گر سناوین لب جان بخش سی وہ ایک سخن
تلخی نزع مجھے شیر و شکر ہو جائے

کہو للہ مرا حال یہی اے باد صبا
کوئی حضرت مین اگر تیرا گذر ہو جائے

کیا ہی بہتر ہو اسی طرح اگر اے مفتون
عمر سب نعت پیمبر میں بسر ہو جائے

نہیں حسرت کہ کہیں بخت رسا لیجائے
ہان سوئے روضۂ محبوب خدا لیجائے

نام بہی لاؤن زبان پر نہ کبہی آنے کا
درِ سلطانِ رسل پر جو خدا لیجائے

ناتوان ہون ضعف کا کیا تعجب کیا ہے
گر مدینہ کی ہوا مجہکو اڑا لیجائے

شوق اڑا کے لئے جاتا ہی سوئے طیبہ مجہی
کہینچکر کاہ کو جون کاہ ربا لیجائے

رہون تا عمر ترا بندۂ احسان اگر
درِ حضرت پہ تو ہی بخت رسا لیجائے

نہ کبوتر ہے نہ ہدہد ہی نہ قاصد ہیہات
کون پیغام مدینہ کو مرا لیجائے

لے اڑا آپ کو اس طرح سوئے چرخ براق
جس طرح محمل گل بادِ صبا لیجائے

پہر ضرورت نہین پڑتی کہین جانی کی اسی
حاجت اپنی سوئے یثرب جو گدا لیجائے

حوصلہ چاہیے طالب کا وہان کیا ہی کمی
اٹہہ سکے جتنا کہ سائل سی اٹہا لیجائے

ہو اگر ایک نظر لطف ابہی سیل سرشک
میری سب خرمنِ عصیان کو بہا لیجائے

کرلے کرنا ہے جو ہو مزرعِ عقبیٰ دنیا
وہ ہی اپنا ہی جو تو یہان سی کما لیجائے

ہے یہ دنیا رہِ پر درد وہی عاقل ہے
نقدِ ایمان سلامت جو بچا لیجائے

نعت لیجائیگا سوغات نبیؐ کو مفتون
اور کیا تحفہ یہ بے برگ و نوا لیجائے

گر رقم آپ کا وصفِ لب و دندان ہووے
نقطہ نقطہ مرا رشکِ دُر و مرجان ہووے

ہے وہ جلوہ قدِ عالی کا کہ جسکے آگے
سروِ گلزارِ جنان سر بگریبان ہووے

تاب نظارۂ حسنِ شہِ دین ہی کسکو
جبکہ خیرہ نظرِ مہرِ درخشان ہووے

اس کفِ پا کے غسالہ سی اگر سِنہ دہووے
دور داغ کلفِ ماہِ درخشان ہووے

اس طرح ہے خطِ مشکین مین وہ روئے روشن
جس طرح رحل پہ رکہا ہوا قرآن ہووے

کیا بیان ہو اثرِ تربیتِ سرورِ دین
جنکی صحبت سے خود ابلیس مسلمان ہووے

خسروِ وقت بنا دیتی ہین وہ سائل کو
گرچہ کیسا ہی نہ کیون بےسروسامان ہووے

ہیرے محبوب کی تصویر دکہا دو مجہکو
اے طبیبو تمہین منظور جو درمان ہووے

دیکھ لے جا کے بہارِ چمنِ کوئے نبی
سیرِ فردوس کا جس شخص کو ارمان ہووے

دیکھے اُس روضۂ انور کے جو شمسہ کی جہلک
شمس دعوائے تجلی سے پشیمان ہووے

کہان یاقوت کہان سنگِ مدینہ جسکا
رونما حاصلِ صد ملکِ بدخشان ہووے

رونق افروزِ چمن ہو جو مدینہ کی ہوا
خندہ زن خار برنگِ گلِ خندان ہووے

واصفِ عارضِ رنگین ہمہ تن ہو جنین
غنچہ کیونکر نہ مری رشکِ گلستان ہووے

نقش بردارِ غلامانِ نبی ہے مضمون
کیون نہ اس طالعِ بیدار پہ نازان ہووے

سیرِ چمنِ طیبہ مین تاخیر نہوتی
پیرون مین اگر نعت کی زنجیر نہوتی

وہ ضیائے عالم جو وہان پیدا نہوتے
واللہ کہ کعبہ کی یہ توقیر نہوتی

کرتا نہ اگر کسبِ ضیا پائے نبی سے
خورشید مین زنہار یہ تنویر نہوتی

گر مژدہ رسان آپ کے ہوتے نہ مسیحا
ایسی لبِ اعجاز مین تاثیر نہوتی

نامِ شہِ کونین اگر کندہ نہوتا
یون مہرِ سلیمان مین تسخیر نہوتی

بوجہ انکی اگر بخششِ بیحد کا نہوتا
ٹیڑھی کبھی پشتِ فلکِ پیر نہوتی

ملجائی مہوس کو جو خاکِ درِ والا
پھر اُسکو کبھی حاجتِ اکسیر نہوتی

کرتا جو نہ مین اُس لبِ نوشین کی ستائش
زنہار یہ شیرینیِ تقریر نہوتی

کیا ہوتا ضرر گردشِ افلاک سے مضمون
برگشتہ اگر اپنی ہی تقدیر نہوتی

کاش دربارِ نبی مین جو رسائی ہوتی
حالتِ زار انہین اپنی دکہائی ہوتی

ہوتی گر دولت دیدار میسر ہمکو ۔۔۔ کاہیکو ہجر نے یہ شکل بنائی ہوتی
نکہت زلف نبی گر نہ ملی تہی تجہکو ۔۔۔ ای صبا خاک ہی اُس راہ کی لائی ہوتی
حسن گل پر نہ کبہی شیفتہ ہوتی بلبل ۔۔۔ بوئی حضرت نہ اگر اسمین سمائی ہوتی
ناخدا کشتی امت کے نہو وہ اگر ۔۔۔ ورطۂ غم سے نہ زنہار رہائی ہوتی
ہوتی بے اُن کے ذا تقصیر معاف امت کی ۔۔۔ بخشوانے پہ اگر ساری خدائی ہوتی
سلطنت کی نہ دعا کرتی سلیمان ہرگز ۔۔۔ کوئی حضرت کی سوا جو گدائی ہوتی
رکہتے گر پاس مبارک نہ شہنشاہ امم ۔۔۔ کس طرح عرش کو حاصل یہ بڑائی ہوتی
قطرہ جو دیتی پہ ہے یہ جوش جیحون ۔۔۔ اور دیتی تو بہلا کیسے سمائی ہوتی
خاک پا اُنکی ملائک جو نہ ملتے آکسیر ۔۔۔ کیسے آئینۂ خور مین یہ صفائی ہوتی
خنگ توفیق الہی جو میسر ہوتا ۔۔۔ مانع سیر نہ یہ آبلہ پائی ہوتی
چمن طیبہ کا نظارہ کبہی تو ہوتا ۔۔۔ کوئی دن اور بہی ای عمر نبہائی ہوتی

کوئی دن اور بہی جیتا ابہی مفتون شاید
درد فرقت کی میسر جو دوائی ہوتی

رخ سے برقع ذرا اوٹہا دیجے ۔۔۔ چہرۂ پُر ضیا دکہا دیجے
قامت دلربا دکہا دیجے ۔۔۔ سرو کو سرنگون بنا دیجے
گیسوئے عنبرین دکہا کرکے ۔۔۔ قید غم سے مجہے چہڑا دیجے
ہون بہت تشنہ کام شربت وصل ۔۔۔ ایک ساغر مجہے پلا دیجے
درد فرقت سے جان بلب ہون مین ۔۔۔ لب معجز نما ہلا دیجے
ہو تمہین ناخدائے دو عالم ۔۔۔ پار کشتی مری لگا دیجے
مال و زر کی نہین ہے کچہ خواہش ۔۔۔ اپنے در کا گدا بنا دیجے
بے حقیقت ہے آفتاب یہان ۔۔۔ ماہ کو نسبت انسے کیا دیجے

ہین بہت لوگ شائق ای مفتون
اک غزل اور بھی سنا دیجے

محمد سا حبیبِ خاص سبحان کسنے دیکھا ہی — گلِ سرسبز باغِ دین و ایمان کسنے دیکھا ہے
مکان سے لامکان تک ہی انہین کے نور سی روشن — بتاؤ تو کہ ایسا مہرِ تابان کسنے دیکھا ہے
عجب کیا ہی نہ تہا سایہ گر انکی جسمِ اطہر کا — کہ ہین وہ جانِ جانان سایۂ جان کسنے دیکھا ہے
شبِ معراج اہلِ آسمان کہتی تہی ہنس ہنس کر — زہی حشمت ہماری ایسا مہمان کسنے دیکھا ہی
ہمیشہ روز و شب رہتا ہی محوِ گوہر افشانی — کفِ حضرت کی مانند ابرِ نیسان کسنے دیکھا ہی
جن و انسان سبہی تا حور و ملک ہین تابعِ فرمان — بہلا انکے سوا ایسا سلیمان کسنے دیکھا ہی
بجز اُس عارضِ پرنور کی زلفِ معنبر مین — شبِ تاریک مین خورشیدِ تابان کسنے دیکھا ہی
حلاوت ہی جو کچہ لعلِ شکرخای پیمبر مین — لذیذ ایسا بجز حلوای ایمان کسنے دیکھا ہی
ہوئی ہی اسطرح معراج کسکو ماسوا اُن کے — یہ رفعت کسنے پائی ہی یہ سامان کسنے دیکھا ہی

ثنای شاہِ دین ممکن نہین زنہار ای مفتون
سما تا کوزہ مین دریای عمّان کسنے دیکھا ہی

پہونچون درِ محبوب پہ ارمان ہی تو یہ ہے — حسرت ہی تو یہ آرزوی جان ہی تو یہ ہے
کوئی نبوی دیکہہ کی یون کہتے ہین زائر — دنیا مین اگر روضۂ رضوان ہی تو یہ ہے
اترائین نہ کیون سنگ نشینِ درِ والا — عاشق کو لئی تختِ سلیمان ہی تو یہ ہے
ای صلِّ علےٰ عارضِ رنگین پیمبر — بیداغ اگر لالۂ نعمان ہی تو یہ ہے
وہ چاہِ زنخ جلوہ نما خطِ سیہ مین — ظلمات مین سرچشمۂ حیوان ہی تو یہ ہے
کیون خم ہو نہ سر دیکہہ کی وہ ابروی خمدار — مومن کو لئی قبلۂ ایمان ہی تو یہ ہے
دیکہا شبِ اسرا جو براقِ نبوی کو — کہتی تہی ملک برقِ درخشان ہی تو یہ ہے
ای عیسئ جان شربتِ دیدار عطا کر — بیماریٔ دل کا مری درمان ہی تو یہ ہے

سنکر مری اشعار کو کہتی ہین سخندان
حسان عجم رو کش سحبان ہو تو یہ ہی
مومن نہین جو منع کرے ذکر خدا سے
پیرایۂ انسان مین شیطان ہی تو یہ ہی

ای کاش کہ ہو جاؤن غبار در حضرت
مفتون مجھے اب حسرت و ارمان ہی تو یہ ہی

رین گو جبر نقصان دولت نوشیروانی سے
نہ بدلون آپکی نعلین کو تاج کیانی سے
عصا بردار ہین موسی انہین سلطان عالم کے
کہ ہو روح الامین کو فخر جنکی پاسبانی سے
طا ہی گیسوئی سلطان دین کو مشک کہنا
کہ ہی ہر پیچ مین اُسکی مشک چین نکہت فشانی سی
یان کیونکر ہو اُس لعل شکر خا کی حلاوت کا
بند ہی جاتی ہین باہم لب مری شیرین زبانی سی
لب نازک تر از گلبرگ سلطان رسالت کو
مین دیوانہ ہون جو تشبیہ دون لعل یمانی سی
زبان پاک سی دیدی تھی نسبت ہو لکر مین
سماتی ہی نہین جامہ مین غنچہ شادمانی سی
س سی ہو دلکی بینائی اور اُس سی بینش ظاہر
غبار اُس راہ کا بہتر ہی کحل اصفہانی سی
ل نخل مدینہ جانفزا ہی فرط نزہت سے
مگر پانی دیا ہے اُن کو آب زندگانی سی
صورت بند معنی اور وہ رسام صورتہاے
کہین بہتر ہی یہ خامہ مرا بہزاد و مانی سی
ان وہ ہون عندلیب نغمہ سنج گلشن جنت
شرف ہی طوطی سدرہ کو میری ہمزبانی سی

ہنو غمگین کہ روشن دل سدا رہتی ہین گردش مین
کھلا یہ عقدہ ای حشمت نجوم آسمانی سے

ب سخن ہی نعت سخندان کے واسطی
جیسے کہ آب گوہر غلطان کے واسطی
زم ہے عشق آپکا ایمان کے واسطی
جسطرح داغ لالۂ نعمان کے واسطی
اری وجود ظل ہین انہین کے وجود کے
خورشید ہین وہ عالم امکان کے واسطی
یب بنی ہے گلشن ایجاد کی تازگی
جیسے نسیم صبح گلستان کے واسطی
اصل ہی آفتاب مدینہ سے اقتباس
کیا کم ہی یہ شرف مہ کنعان کے واسطی

لائق نہین ہے ورنہ ہی چرخِ اطلسی
بجاے فرش آپکے ایوان کے واسطی

دینِ محمدی وہ شفاخانہ ہی جہان
آوین گے خود مسیح ہی درمان کے واسطی

کفارۂ ذنوب لسانی ہے بالیقین
لازم ہی نعت گوئی سخندان کے واسطی

کیا پوچھتے ہو خاکِ مدینہ کی خاصیت
کحل البصر ہے دیدۂ ایمان کے واسطی

کانٹی کو وہان کے چشمِ حقارت سی دیکہنا
بادِ خزان ہی گلشنِ ایمان کے واسطی

پایا خطاب افضلِ خلق آپکی طفیل
واجب ہی شکر آن کا انسان کے واسطی

رکہنا مرے کفن مین مدینہ کی چند پہول
سوغات کچہ تو چاہیی رضوان کے واسطی

داخل ہون تا کہ نعت مین بیدام صیدمین
مضمون تمام حشمتِ نادان کے واسطے

کسنے دکہلا کرکے اپنی شکلِ نورانی مجہی
کردیا آئینہ آسا محوِ حیرانی مجہے

بادشاہی ہے درِ حضرت کی دربانی مجہی
اور وہ سنگِ آستان تختِ سلیمانی مجہی

خاک انکے کوچۂ اقدس کی ہی مشک و عبیر
سنگریزی گوہر و لعلِ بدخشانی مجہی

ہون ثنا پردازِ شاہنشاہِ اقلیمِ سخن
ہے سزاوار آج دعواے سخن رانی مجہی

جب سے لکہتا ہون شہنشاہِ دو عالم کی ثنا
کہتا ہے خاقانِ ملکِ نظم خاقانی مجہی

بسکہ آنکہون مین سمایا ہی خط و خالِ حضور
ہین سدا پیشِ نظر آیاتِ قرآنی مجہی

ذبح کرتا ہے دلا کر یاد ابروے حبیب
ہے ہلالِ عید شمشیرِ صفاہانی مجہی

تا بکے مثلِ زلیخا نالہ و آہ و بکا
جلد دکہلاؤ جمال اے یوسفِ ثانی مجہی

بخت خوابیدہ اگر بیدار ہو جاوے مرا
خواب مین ہی گر نظر آوے وہ پیشانی مجہی

اب تو اے خورشیدِ عالم جلوہ آرا ہوجیے
کہا ہی جاتی ہی شبِ اندوہ ظلمانی مجہی

ہے مگر رجم الشیاطین عارضِ روشن مرا
دیکہکر جلتی ہین جو اتباعِ شیطانی مجہی

ہے خدا آمرزگار اور اپنا پیغمبر شفیع
سختیِ محشر سی کیون ہووے پریشانی مجہی

ہون مین سور ناتوان راہِ شاہنشاہِ دین
ہے بجا مفتون دعوائی سلیمانی مجھے

این غزل در بیان ولادت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مژدہ ای بلبل کہ فصل اعتدال آنیکو ہے — باغ عالم مین گل تازہ جمال آنیکو ہے
مژدہ گو تھی جسکے آدم سی مسیحا تک تمام — اب وہ محبوب خدائی ذو الجلال آنیکو ہے
تہنیت گو ہین جن و انس و ملک غلمان و حور — لو مبارک رحمت ایزد تعال آنیکو ہے
ہادیٔ گیتی ہی مست بادہ عیش و سرور — اور پیر چرخ کو فرحت سی حال آنیکو ہے
یک بیک ساحت عالم منور ہو گیا — یا الہی کونسا مہر جمال آنیکو ہے
ظلمت کفر و ضلالت دور ہو جاینگی اب — آفتاب برج حسن لایزال آنیکو ہے

کیون نہ ہون مسرور مفتون کیطرح سب خاص عام
رحمت خاص خدائے ذو الجلال آنیکو ہے

تضمین بر غزل نگین فصاحت آگین حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ

سب پہنچ در پر شہ کے ہم بیان لکھو محبوس غم — خاطر شکستہ چشم نم مجروح شمشیر الم
مدینہ پہ یک خوش قدم کیا کیجے حال دل رقم — اِنْ نِلْتَ یا ریحَ الصَّبا یوماً اِلی اَرضِ الحَرَم
بَلِّغْ سَلامی رَوضَۃً فیہا النَّبِیُّ المُحتَرَم

وہ شاہ لولاک لما وہ تاجدار رسل اسمے — وہ باعث ارض و سما وہ خواجہ ہر دوسرا
وہ مہر برج اصطفا وہ گوہر برج وفا — مَن وَجہُہُ شَمسُ الضُّحیٰ مَن خَدُّہُ بَدرُ الدُّجیٰ
مَن ذاتُہُ نورُ الہُدیٰ مَن کَفُّہُ بَحرُ الہِمَم

ہاں تاب ہی انسان کی لکھی جو کچھ اونکی صفت — کرتا ہی خود قرآن مین امداد انکی منقبت
اب رسالت کی نہین دی ہی خدا نی سلطنت — قرآنہ برہاننا نسخاً لادیانٍ مضت
اِذ جاءنا اَحکامُہُ کُلُّ الصُّحُفِ صارَ العَدَم

کیا پوچھتا ہی ای طبیب احوال اس بیمار کا
یہ وہ درد جہانی نہین جسکا ہو تو چارہ نما

چل وہ بیر کے پاس ہی کیا جانی تو اسکی دوا
اکبادنا مجروحة من سیف ہجر المصطفى

والقلب صار مجرقا فانها بنیران الالم

روز قیامت جس گھڑی ہون سبکو عقل و ہوش گم
ست ہو بیوہی خدا او سوا اسکی کس کو تم

نا آشنا ہون آشنا بیگانہ اپنے ابن و ام
لست براج تفرد الی اقربائی کلہم

فی الحشر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

ساری جہان سے آپکو دی ہی خدا نی برتری
الفوز فی اقرارہ والفوز فی انکارہ

حکم اونکا ہی حکم خدا حق کی خوشی اونکی خوشی
اولادہ فی دارہ اعداءہ فی نارہ

صدیقه فی غارہ ذاك العتیق المحترم

وہ رتبہ ہی صل علی اصحاب عالیجاہ کا
لا سیما اخیارھم بعد العتیق المقتدی

کرتا ہی قران مین خدا خود مدح اونکی جا بجا
فاروقه بدر الدجی عثمانه عین الحیا

المرتضى شمس الضحی ذاك العلی المحتشم

کیا کر سکے کوئی بھلا مدح بتول پارسا
لازم کہ ہر صبح و مسا بس از رہ صدق و صفا

چشم و چراغ مصطفى و زوجہ شیر خدا
صلوا علی عین الحیا بنت النبی المصطفى

الفاطمه خیر النسا ینبوع انہار الکرم

بھیج خبر حضر خدا ای عاصیون کر ناخدا
انت شفیع المذنبین فاشفع لنا یوم الجزا

ہی بیہ سگ آپکا غرقاب دریا ہی خطا
ارحم علی عصیاننا یا مصطفى یا مجتبى

مجبوذة اعمالنا طغیا وظلما والظلم

ای قبلہ دنیا و دین ای کعبہ اہل الیقین
کس سے کہون حال حزین ہی کون غمخوار و معین

ای تاج فرق مرسلین ای مقتدای اولین
یا رحمة للعالمین انت شفیع المذنبین

ادرك لنا یوم الحزین جودا وفضلا والکرم

از دست اعدائے لعین خونریز ارباب یقین — مانند مفتون حزین ہون کشتۂ شمشیر کین
حال دل اندوگین تحریر کے قابل نہین — یا رحمۃ للعلمین ادرک لنا بن العابدین

مخبوس ایدی الظلمین بالمولب والمزدہم

محمد ہادیٔ کل ہین جو رہبر ہو تو ایسا ہو — نبی الانبیا ہین وہ پیمبر ہو تو ایسا ہو
شمیم زلف حضرت سے مشام جان معطر ہے — بنفشہ ہو تو ایسا ہو سنبل تر ہو تو ایسا ہو
مہ کنعان ہے خورشید عرب کے حسن پر شیدا — اسے کہتے ہین ناز حسن دلبر ہو تو ایسا ہو
رخ گلرنگ کا اونکے ہے عاشق طوطی سدرہ — جو بلبل ہو تو ایسا ہو گل تر ہو تو ایسا ہو
نہال قد حضرت سے ہے نخل طور شرمندہ — سہی سرو اسکو کہتے ہین صنوبر ہو تو ایسا ہو
غبار کوے حضرت سونگھکر یون کہتے ہین زائر — کہ عنبر ہو تو ایسا مشک اذفر ہو تو ایسا ہو

سخندان کہتے ہین سنکر کو مفتون کی سخن سنجی
سخندان اسکو کہتے ہین سخنور ہو تو ایسا ہو

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات جناب مولوی محمد حشمت علیخان

مفتون نتیجہ فکر بےنظیر جناب مولوی حاجی محمد وزیر صاحب مرادآبادی

صد افسوس علامۂ بے بدل — کہ تھے کشور علم کے بادشاہ
[illegible]لاطون فطانت ارسطو ذکا — حقائق شناس سپید و سیاہ
[illegible]عانی تفسیر و فقہ و حدیث — یگانہ ہر اک فن مین بے اشتباہ
[illegible]پڑھاتے سبق امرء القیس کو — فصاحت بلاغت سے رکھتے تھے راہ
[illegible] پروائے کس نے سراین و آن — ہدایت مین مصروف شام و پگاہ
[illegible]ہ حشمت علیخان بحد کمال — کہ نام اونکا ماہی سے ہے تا بماہ
[illegible]ہوئے دار فانی سے رحلت گزین — گئے باغ جنت مین باعز و جاہ

عجب کیا اگر فرط اندوہ سے — ہو شب کیطرح روز روشن سیاہ
جو ہاتف سے تاریخ دریافت کی — وہ بولا کہ ہون غم سے ازبس تباہ
ولیکن یہہ بولا سرہانے سے — ہوا ہند اب بے چراغ آہ آہ

تاریخ طبع دیوان از مولوی سید طالب علی صاحب طالب ۱۳۰۷ مرادآبادی

چون ز مفتون کلام پاکیزہ — گشت مطبوع اہل دل یکسر
از عنایات احمدی سالش — گفت طالب - بطرح پیغمبر

تاریخ وفات بطرز نو از عبدالرحمن صاحب شادان تخلص ۱۳۰۸ وارد مرادآباد

افسوس کہ حشمت علی خان مفتون — رفتہ ز جہان و خانہ از خویش برفت
از باغ خرابے جہان مفتون شد — تاریخ وفاتش اینچنین شادان گفت
از باغ خرابی جہان گیر عدد — باقیمش بطرز نو بود ہجری سال
ہفتاد و شش پانصد او گیر بمفت — کز باد صباش غنچہ دل بشگفت

تمت

الحمد للہ کہ دیوان ہذا ۱۵ نومبر ۱۸۹۰ء کو چھپکر تیار ہوا

اطلاع

چونکہ مصنف صاحب مرحوم کا کلام مینے نہایت کوشش اور جانفشانی سے بہم پہنچاکر طبع کرایا ہے اور دیوان ہذا بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء داخل رجسٹری گورنمنٹ ہوچکا ہے لہذا کوئی صاحب بلا میری اجازت قصد طبع نفرماوین جسقدر نسخے مطلوب ہون بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلوپی ایبل طلب فرماوین

۲ -

راقم

صوفی محمد حسین خان - مرادآباد محلہ سنبھلی دروازہ متصل مکان مولوی محمد حشمت علیخان صاحب مرحوم